REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP-3.

جلد ۳۴

شمارہ ۳۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائبین :- شکیل احمد طاہر
منیر احمد خادم

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۲ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ | ۲۹ ظہور ۱۳۶۴ ہش | ۲۹ اگست ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۶ ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی تازہ ترین اطلاع کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام بالالتزام دُعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہاتھ جلد و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں حضور انور کو فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

● ... عرصہ زیر اشاعت کے دوران محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے بارہ میں لاہور سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ شافی مطلق اپنے فضل اور معجزانہ قدرت نمائی سے آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

● ... مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

الحمدللہ

مجلس انصار اللہ برطانیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

● حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب اور مجالس علم و عرفان ● بزرگان و علماء سلسلہ کی پُرمغز تقاریر ● دلچسپ علمی و ورزشی مقابلے ● اجتماعی دُعائیں، ذکرِ الٰہی اور درس و تدریس کا خصوصی اہتمام!

رپورٹ مرسلہ مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب معتمد عمومی مجلس انصار اللہ انگلستان

مجلس انصار اللہ انگلستان کا چھٹا سالانہ اجتماع دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے رُوح پرور ماحول میں ۶ ر وفا (جولائی) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بروز ہفتہ بمقام اسلام آباد (ٹلفورڈ) شروع ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُرمعارف خطاب اور پُرسوز دُعا کے ساتھ ۷ ر جولائی بروز اتوار بعد دوپہر نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت پہلے روز مجلس عرفان میں رونق افروز ہو کر احباب کے سوالات کے پُرحکمت جوابات عطا فرمائے۔

اس بابرکت رُوحانی اجتماع کی مختصر روئداد درج ذیل ہے :-

سائیکل سواری :

۶ ر جولائی بروز ہفتہ تین انصار اور چار خدام لندن مشن سے صبح نو بجے بعد دُعا بذریعہ سائیکل اسلام آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ جو لندن سے ۴۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ راستہ میں اکیسویں اور بائیسویں میل پر دو خدام اس قافلہ کے ساتھ اور شامل ہو گئے۔ یہ سارا قافلہ پونے تین بجے بعد دوپہر اسلام آباد پہنچا۔ مقام اجتماع پر محترم نائب صدر مولانا عطاء المجیب صاحب راشد، مکرم ناظم صاحب اعلیٰ و مکرم نائب ناظم اعلیٰ صاحب مجلس انصار اللہ انگلستان نے ان کا استقبال کیا۔ سائیکل سواروں کے اسماء حسب ذیل ہیں :-

۱۔ مکرم محمد اسلم صاحب جاوید لندن (انصار)
۲۔ ″ مسعود احمد صاحب حیات ایسٹ لندن (انصار)
۳۔ ″ میر نسیم احمد صاحب ہنسلو (انصار)
۴۔ ″ امتیاز احمد صاحب چوہدری لندن (خادم)
۵۔ ″ ساحر خلیل صاحب ہنسلو (خادم)
۶۔ مکرم لقمان خواجہ صاحب ہنسلو (خادم)
۷۔ ″ ظہیر الدین قمر صاحب لندن (خادم)
۸۔ ″ نسیم احمد عباسی صاحب ایسٹ لندن (خادم)
۹۔ ″ نعمان شاکر صاحب لندن (خادم)

پہلا روز اجلاس اوّل :

صبح دس بجے سے رجسٹریشن کے شعبہ نے اجتماع میں شرکت کرنے والے دوستوں کی رجسٹریشن کا کام شروع کر دیا اور حضور کی افتتاحی تقریر اور اجتماعی دُعا تک شعبہ کے کارکنان یہ کام سرانجام دیتے رہے۔

افتتاحی اجلاس بعد نماز ظہر و عصر مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں امیر جماعت انگلستان کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور عہد انصار اللہ دُہرانے کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اور دُعا کروائی۔

نظم خوانی کے بعد مکرم چوہدری منصور احمد صاحب نے "تذکرہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ" کے موضوع پر اردو میں تقریر کی۔ آپ نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا آقا و مولا سیدنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و وارفتگی کا حال مختصر سے وقت میں نہایت ہی پیارے انداز میں بیان کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے اردو میں "میرے تبلیغی تجربات" کے موضوع پر نہایت دلچسپ پیرایہ میں اپنے تجربات کا ذکر کیا۔ بعدہٗ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مربی سلسلہ آکسفورڈ نے "عبودیت کے تقاضے" کے موضوع پر انگریزی میں نہایت ہی فاضلانہ تقریر فرمائی۔ مکرم آرچرڈ صاحب کی تقریر کے بعد رسالہ الوصیت کا تحریری امتحان شروع ہوا۔ جس میں لندن سے ۱۹ اور بیرون لندن سے ۲۴ کل ۴۳ انصار نے حصہ لیا۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے نام درج ذیل ہیں :-

اوّل : مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب یارک شائر
دوئم : ″ مرزا مجیب احمد صاحب ایسٹ لندن
سوئم : ″ سید محمد اکمل صاحب لندن
چہارم : ″ دین محمد صاحب ٹوٹنگ لندن

ازاں بعد مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما اور مکرم مولوی محمد عبدالکریم صاحب کی نگرانی میں اطفال سے امتحان دینی معلومات (زبانی) لیا گیا جس میں ۲۷ اطفال نے شرکت کی۔ اطفال کے تین گروپ بنائے گئے تھے۔ نمایاں پوزیشن حاصل

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید سٹاری ہارڈویئر صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر :- صدر انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ ... :

گروپ ... عمر ... :
اوّل : ... صاحب لیسٹر
دوم : مرزا ... ابن مرزا مجیب احمد صاحب ۔ ایسٹ لندن ۔
سوم : آصف صدیق ابن محمد صدیق صاحب ہنسلو
چہارم : ... ابن ... محمد طاہر صاحب کیمبرج

گروپ ... عمر ۱۱ ... :
اوّل : ... احمد — ساؤتھ آل
دوم : قمر احمد — لندن
سوم : مبشر احمد — ساؤتھ آل
چہارم : ... — ...

گروپ ... عمر ۱۳ تا ۱۵ سال ... :
اوّل : ... احمد چوہدری — لندن
دوم : مبارک احمد چوہدری — لندن
سوم : کلیم مرزا — لندن
چہارم : طارق چوہدری — لندن

کھیلوں کے مقابلے :

شام ۵ بجے سے ۷ بجے تک ۱۰۰ میٹر ۴۰۰ میٹر دوڑ ۔ گولہ پھینکنا اور والی بال کے مقابلہ جات ہوئے ۔ نتائج حسب ذیل ہے :-

● ۱۰۰ میٹر دوڑ انصار صف اوّل :-
اوّل : مکرم سعید احمد صاحب لوئی ایسٹ لندن
دوم : مکرم کلیم احمد صاحب ملک لندن
سوم : مکرم غلام حسین صاحب اختر ایسٹ لندن ۔

● ۱۰۰ میٹر دوڑ انصار صف دوم :-
اوّل : مکرم خواجہ منیر الدین صاحب قمر لندن ۔
دوم : مکرم عبدالمالک خان صاحب انور لندن ۔
سوم : مکرم صفی الدین محمود صاحب لندن

● ۴۰۰ میٹر دوڑ :-
اوّل : مکرم عبدالمالک خان صاحب انور لندن
دوم : مکرم خلیل الرحمٰن صاحب ملک ریڈنگ ۔
سوم : مکرم خواجہ منیر الدین صاحب قمر لندن ۔

● ۴۰۰ میٹر دوڑ (خدام)
اوّل : مکرم ... لطیف صاحب ۔
دوم : مکرم ... صاحب ۔
سوم : مکرم ... صاحب ۔

● گولہ پھینکنا :-
اوّل : مکرم مرزا محمد ... صاحب ۔
دوم : مکرم خواجہ ... الدین صاحب ... لندن ۔
سوم : مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب اسلام آباد ٹلفورڈ

● رسہ کشی :-
اوّل ٹیم : مڈلینڈز ۔

● والی بال :-
اوّل ٹیم : لندن ۔

مجلس عاملہ ... :

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ... کی معیت میں لندن سے

... حضور ... گھنٹہ تک دوستوں کے مختلف سوالات کے جواب دیتے رہے ۔ اس کے بعد حضور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائی ۔ ہفتہ اور اتوار کی رات اسلام آباد میں قیام کرنے والے انصار کی تعداد ۱۱۲ تھی ۔ ... جولائی بروز اتوار اسلام آباد میں مقیم دوستوں نے محترم حافظ قدرت اللہ صاحب کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی ۔ فجر کی نماز پڑھانے کے بعد محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے درس قرآن ۔ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب نے درس حدیث اور مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب نے کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا درس دیا ۔

وقفہ برائے تلاوت قرآن مجید و آرام کے بعد سب احباب ناشتہ سے فارغ ہو کر اجلاس دوم کے لئے تیار ہو گئے ۔

دوسرا روز ۔ اجلاس ... :

اجلاس دوم مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر کی صدارت میں شروع ہوا ۔ تلاوت کلام پاک و نظم کے بعد ۱۵-۹ بجے فی البدیہہ تقاریر کا مقابلہ ہوا جس میں نو انصار نے حصہ لیا ۔

محترم عطاء المجیب صاحب راشد نائب صدر ... تقریر ... دس بجے اجلاس سوم کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا ۔ نظم کے بعد اس اجلاس کے پہلے مقرر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد فاضل تھے ۔ آپ کی اردو تقریر کا موضوع "دعوت الی اللہ کا فریضہ" تھا ۔ آپ کے جامع اور فاضلانہ خطاب کے بعد مکرم محترم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کا ایک پہلو (ابتلاء اور مشکلات کے وقت صبر و استقامت) کے موضوع پر خطاب فرمایا ۔ مکرم محمد اسماعیل آڈر صاحب نے "خلافت کی برکات" اور محترم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نے "مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوعات پر انگریزی میں تقاریر فرمائیں ۔ اجلاس کے آخر میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام خاتم النبیین" کے موضوع پر اردو میں خطاب فرمایا ۔ آپ نے آیت خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہوئے مختلف حوالہ جات سے جماعت احمدیہ کے مسلک کو واضح کیا ۔ اس تقریر کے ساتھ اجلاس سوم کی کارروائی تکمیل کو پہنچی ۔

اختتامی اجلاس :

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بجے مقام اجتماع ... لائے ۔ حضور کے استقبال کے ... صاحب ، مجلس عاملہ انصار اللہ ... کے علاوہ ناظمین اجتماع انصار اللہ ... کھڑے تھے ۔ حضور نے تمام ... از راہ شفقت مصافحہ فرمایا ۔ اور اس کے بعد سٹیج پر رونق افروز ہوئے ۔ حضور کے ارشاد پر محترم حافظ قدرت اللہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی ۔ اور ان آیات کا ... ترجمہ ... احمدی بھائی ... نیو ... نے پڑھ کر سنایا ۔

حضور انور کی اقتداء میں سب ... نے کھڑے ہو کر انصار اللہ کا عہد دہرایا ۔ اس کے بعد محترم ناظم اعلیٰ انصار اللہ کی درخواست پر تمام مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو حضور نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے ۔

بصیرت افروز خطاب :

حضور نے اس موقع پر خطاب فرماتے ہوئے انصار اللہ کو نصیحت فرمائی کہ انصار اللہ سارے احمدیت کے نگران ہیں ۔ انصار اللہ کو ساری جماعت ... کے لئے تبلیغ میں بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیئے ۔ آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ آج ہمارا اجتماع اپنے کامیاب اختتام کو پہنچ رہا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے جنہوں نے کسی حیثیت سے بھی اس اجتماع کو کامیاب بنانے کی کوشش کی ۔ آپ نے اس بات پر اظہار افسوس فرمایا کہ مجلس انصار اللہ کے اندر غفلت کی ایک عمومی کیفیت پائی جاتی ہے ۔ جسے ختم کرنے کی مسلسل جدوجہد ... انصار اللہ کو اپنے اس مقام کا احساس کرنا چاہیئے جو جماعت کے اندر انصار کو حاصل ہے ۔ اور یہ وہ مقام ہے جو کسی اور کو حاصل نہیں ۔ لیکن افسوس ہے کہ انصار اللہ کے لفظ سے عام طور پر یہ مفہوم سمجھا جاتا ہے کہ چند بوڑھے لوگوں کا مجموعہ اور ریٹائرڈ لوگوں کی تنظیم ہے جنہیں موت کے انتظار کے علاوہ اور کچھ کام نہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ آپ عمر کے ایسے حصہ سے تعلق رکھتے ہیں جس میں انسان کو سب سے زیادہ تجربہ خیز اور سب سے زیادہ ذمہ دار ہونا چاہیئے ۔ اور آپ کو بار بار یاد دہانیوں کی ضرورت نہیں پڑنی چاہیئے ۔ آپ اس عمر سے تعلق رکھتے ہیں جن میں سے مُذَکِّرِین یعنی نصیحت کرنے والے مقرر کئے جاتے ہیں ۔ اور وہ خود نصیحت کے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

جس طرح ملک خدا داد ہے اب یوں تو نہ تھا

کبھی نا شاد و پریشاں دلِ برباد ہے اب، یوں تو نہ تھا
ہر نفس منتِ فریاد ہے اب، یوں تو نہ تھا

گل پریشاں ہیں، صبا تھید، در و بام خموش!
ہر طرف غارتِ صیاد ہے اب، یوں تو نہ تھا

کوئی آواز، نہ خوشبو، نہ جمالات، نہ رنگ
جس طرح ملکِ خدا داد ہے اب، یوں تو نہ تھا

قوم کلمے سے بھی ناشاد ہے اب، یوں تو نہ تھی
نام اسلام کا الحاد ہے اب، یوں تو نہ تھا

ہر ہوسناک محبت کو ڈسے جاتا ہے
ہر گناہ شدتِ فرہاد ہے اب، یوں تو نہ تھا

دورِ گلشن کا یہ کریں ادئے فغاں ساحر جی!
داد اس دور میں بیداد ہے اب، یوں تو نہ تھا

ایچ ۔ آر ۔ ساحر ۔ امریکہ ۔

خُطبہ جُمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ جولائی (وفا) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز اور روح پرور خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ مبلغہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کرتا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

قُلْ يَآ أَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

اور پھر فرمایا:-

گزشتہ خطبے میں یہ ذکر چل رہا تھا کہ قرآن کریم نے گزشتہ قوموں کی تاریخ کو اس تفصیل کے ساتھ محفوظ فرمایا ہے اور ابرار کی اور اشرار کی بھی ایسی واضح اور کھلی تصویریں بھی اتاری ہیں کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے قرآن کریم اس پہلو سے ایک

آئینۂ جہاں نما

ہے۔ کل عالم میں خواہ شمال ہو یا جنوب، یا مشرق ہو یا مغرب وہ قومیں بھی جن کا قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے اور وہ قومیں بھی جن کا قرآن کریم میں نام بنام ذکر نہیں ملتا، اس کتاب میں اپنے پہلوں کی تصویریں دیکھ سکتی ہیں نیکوں کو بھی اور بدوں کی بھی۔ اور یہ نقوش اتنے واضح ہیں کہ ان کو دیکھ کر کسی شخص کے لئے یا کسی قوم کے لئے یہ پہچاننا کچھ مشکل بات نہیں رہتی کہ ہماری تصویر اور ہماری شکلیں کن لوگوں سے مل رہی ہیں۔ لیکن عجیب المیہ ہے یہ قوموں جسے دیکھ کر يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ کے الفاظ منہ پہ جاری ہو جاتے ہیں کہ وہ لوگ جن کی تصویریں بڑی تفصیل کے ساتھ اور بڑی حفاظت کے ساتھ محفوظ رکھی گئیں اُن تصویروں کو دیکھنے کے بعد جن کی شکلیں ہو بہو ویسی ہیں، پھر بھی نہیں پہچانتے کہ ہم کن چہروں کو دیکھ رہے ہیں یہی چہرے خود ہمارے بھی ایسے ہی ہیں۔

بہر حال جب میں نے اس مضمون پر مزید غور کیا اور قرآن کریم میں ہر طرف نظر ڈالی تو یہ دیکھ کر اور بھی مجھے حیرت ہوئی کہ اس مضمون میں بھی

ایک عظیم الشان ارتقاء

ملتا ہے اور اس پہلو سے یہ اتنا وسعت پذیر ہو جاتا ہے کہ اسے ایک یا دو یا تین خطبوں میں سنبھالنا ممکن ہی نہیں رہتا۔

چنانچہ پھر میں نے صرف چند نمونے کی آیات آج کے لئے اخذ کی ہیں تا کہ اس مضمون کو سر دست جتنا بھی بیان ہو سکے اس خطبے میں مکمل کر لیا جائے۔

وہ ارتقاء یہ نظر آتا ہے کہ نبوت اپنے آغاز کے وقت اتنی تفصیلی نہیں ہے۔ اُس کے پہلو زندگی کے ہر شعبے پر اس طرح حاوی نہیں ہیں جس طرح بعد میں آنے والی نبوت جو تکمیل کی طرف جاری رہی اس میں نئے نئے شعبوں کا اضافہ ہوتا رہا۔ انسانی زندگی کے جتنے شعبے ارتقاء کرتے رہے ان کے مطابق شریعت میں بھی ایک ارتقاء نظر آتا ہے جہاں تک اس کی تکمیل حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شریعت میں جا کر پوری طرح پورے نقوش کے ساتھ واضح ہوئی۔ اور بدوں کی تاریخ میں بھی ایسا ہی ارتقاء نظر آتا ہے۔ تاریخ دہراتی تو ہے مگر اس طرح نہیں دہراتی۔ بدوں کی تاریخ اپنے آپ کو دہراتی تو ہے مگر اس طرح نہیں دہراتی کہ جتنی بدیاں پہلوں نے کیں وہیں تک اگر وہ ٹھہر جائیں۔ ہر قوم نے ایک نئی بدی یا دو نئی بدیوں کا اضافہ کیا تھا یا دو یا تین یا اس سے بھی زیادہ بدیوں کا اضافہ کیا ہے۔ نئے نئے شرارت کے پہلو سوچے ہیں جو پہلی قوموں کو نہیں سوجھے تھے۔ نئی نئی حماقتیں کی ہیں جنہوں نے

حماقتوں کے نئے باب

کھولے ہیں اور قرآن کریم نے اس تاریخ کو بھی اسی طرح محفوظ فرمایا ہے اور آپ حیران ہوں گے دیکھ کر کہ کس تفصیل کے ساتھ قرآن کریم ساتھ ساتھ اس پہلو کو بھی بیان فرماتا چلا جاتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ بدقسمت لوگ اگر وہ بد تھے تو پہلوں نے وہ پہلے لوگ جو ان جیسے بد تھے ان کے قدم بہ قدم مارے بلکہ ان کی برائیوں میں اضافے کئے۔ ان کی شرارتوں میں نئی نئی شرارتیں سوچ کر نئے شرارت کے باب کھولے اس پہلو سے جب ہم غور کرتے ہیں تو وہ آیت جس کی گزشتہ خطبے کے آخر پر بات چل رہی تھی اسی آیت میں مجھے یہ اس قسم کا ایک ارتقائی مضمون نظر آیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ يَآ أَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! تو ان سے کہہ دے اہل کتاب سے کہ تم اس کے سوا ہم سے کیا بُرا منا رہے ہو ہمارے متعلق اس کے سوا تمہیں کیا غصہ ہے کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور اس بات پر ایمان لے آئے جو ہم پر اُتارا گیا اور اس بات پر ایمان لے آئے جو ہم سے پہلے اتاری گئی تھی! وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ اور بُرا منا رہے ہو ہماری بدیوں کا حالانکہ تم میں سے اکثر فاسق لوگ ہیں تمہیں بدیاں قرار دیتے ہو ہماری وہ بدیاں تو یہ ہیں جو بُرا منانے والی چیز ہی کوئی نہیں اور اگر تم ان کو بدیاں ہی دیکھتے ہو، اپنے حال پر تو نظر کرو، تم میں بھاری اکثریت فاسقوں کی ہے۔ اس میں یہ بات تو سمجھ میں آ جاتی ہے کہ ایمان باللہ بیہودہ قوموں کو اُس وقت کے غصہ کا جو موجب ظاہر ہو رہا ہوتا ہے اس وقت، ایمان نہیں وہ بڑے منافق ہیں ان لوگوں کے ایمان کو جو ایمان لے آتے ہیں۔ یہ بھی بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ خدا پر ایمان لانا بذات خود ایک غصہ کا موجب بن جاتا ہے اور وقت کے نبیوں پر ایمان لانا یہ بھی بذات خود ایک غصہ کا موجب بن جاتا ہے۔ مگر یہ کیسے ابتلا کا موجب بنا یہ بات پر غصہ کیسے آیا کہ پہلے گزشتہ انبیاء پر جو وحی نازل ہوئی تھی اس پر بھی ایمان لے آئے؟ یہ تو قدر مشترک ہے یہ تو ان کے حق میں گواہی دینے والی بات ہے۔ قرآن کریم کے نزول کے زمانے سے پہلے اس چیز کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ کبھی

کوئی قوم ایسی نہیں گزری

جس نے یہ اعتراض کیا ہو کہ تم ہماری باتیں کیوں مانتے ہو؟ گزشتہ قومیں یہ اعتراض کیا کرتی تھیں کہ بے وقوفو! تم ہماری باتیں کیوں نہیں مانتے؟ ہمارے باپ دادا جو زیادہ سمجھدار تھے جس مذہب پر تم نے ایک آپ کو پایا وہ زیادہ مکمل ہے، زیادہ پیروی کے لائق ہے۔ تم عجیب نئے رستے اختیار کر رہے ہو۔ جو بھی کے رستے ہیں۔ ساری تاریخ قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ مسلسل آدم سے لے کر حضرت

دُعا در حقیقت تلاشِ تدبیر کا نام ہے

(برکات الدعا)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررز ۱۴ بی رابندرا سرانی کلکتہ ۷۳ ۰۰۰ ۷

فون: 27044

گرام: GLOBE XPORT

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تک۔ یہی جھگڑا چلتا رہا اور قرآن نے ایک نئی بات پیدا کر دی کہ تم وہ لوگ ہو یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے کے لوگ جو اس بات کو بھی بُرا منا رہے ہو کہ جو ہم پر وحی نازل ہوئی تھی پہلے اس پر کیوں ایمان لے آئے ؟

اس پہلو سے جب ہم تاریخ اسلام کا جائزہ لیتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اوّل زمانے میں اس کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ حیرت ہے، آپ تفصیل سے تاریخ پر نظر ڈالیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اولین مخالفین نے یہاں جو میں اوّلین کا محاورہ استعمال کر رہا ہوں۔ یہ کھول دیتا ہوں پوری طرح حقیقت یہ ہے کہ یہ زمانہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا زمانہ ہے اور کل جو زمانہ آنے والا ہے وہ بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا زمانہ ہی ہے اور جو پرسوں اور اس کے بعد اور اس کے بعد اور قیامت تک جو زمانے آتے چلے جائیں گے وہ سارے زمانے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے ہیں پس قرآن کریم نے صرف وہ تاریخ محفوظ نہیں کی تھی جو تاریخ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زندگی کے دور میں یا آپ کے بعد خلفاء راشدین کی زندگی کے دور کی تاریخ تھی۔ کیونکہ قرآن کریم تو زمانوں سے اس لحاظ سے بالا ہے کہ

قیامت تک کے سارے زمانے

جو ظاہر ہونے والے تھے وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے تھے۔ اگر یہ وہی تاریخ کی باتیں کی باتیں کر کے خاموش ہو جاتا قرآن کریم جو اولین کے دور کی باتیں تھیں تو بعد میں آنے والے اپنا ذکر کیسے پڑھتے ؟ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے کو محدود ماننا پڑتا کہ قرآنی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ چند سال کا ہی زمانہ تھا وہی تاریخ محفوظ ہو گئی اور اس کے بعد کی باتیں قابل ذکر ہی نہیں ہیں۔ پس وہاں اس کا فقدان ہونا ہمیں متوجہ کرتا ہے کہ بعد کے زمانے میں یہ لازماً بطور پیشگوئی کے بات پوری ہونے والی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ قرآن کریم نے کہا ہو کہ یہ ہوتا ہے اور وہ نہ ہو رہا ہو۔ اس لئے اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں یعنی اوّل زمانے میں آپ کے مخالفین نے یہ اعتراض نہیں اُٹھایا تو مقدر تھا کہ قیامت سے پہلے ایسے مخالفین آپ کے ضرور پیدا ہوں جو لازماً یہ اعتراض اُٹھائیں کہ جو ہم پر نازل ہوا ہے ہم یہ بھی نہیں جاننے دیں گے ہمیں اس پر بھی غصہ آتا ہے۔

چنانچہ جب میں نے تفصیل سے دیکھا تو حقیقتاً اس کے برعکس گویا بیان ملتی ہیں چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ :-

سَیَقُولُ السُّفَہَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا عَلَیْھَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا قبلۂ اوّل وہی قبلہ تھا جو اہل کتاب کا قبلہ تھا۔ اور جب تک یہ قبلہ رہا یہ قدر مشترک ہی۔ پہلوں پر اترنے والی ہدایت پر آپ ایمان بھی لاتے رہے اور عمل بھی فرماتے رہے ان کو کوئی غصہ نہیں آتا۔

جونہی قبلہ تبدیل کرنے کا حکم نازل ہوا

اس وقت ان بے وقوفوں نے اہل کتاب نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہمارا قبلہ چھوڑا ہے کہتے ہیں کس بات نے ان سے قبلہ تبدیل کروا دیا ہے۔ اچھا بھلا ہمارا قبلہ تھا اُسے چھوڑ کر ایک نیا قبلہ اختیار کر گئے ہیں۔

پس اشتراک پر غصہ نہیں ان کو بھی آیا، اختلاف پر غصہ آیا ہے۔ اپنے مذہب کی MONOPOLY انہوں نے نہیں بنائی یہ نہیں کہا کہ ہمارے سوا ہمارے مذہب کو کوئی بھی مانے گا تو ہمیں غصہ آ جائے گا۔ اور اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بھی یہی کیفیت ظاہر فرمائی قرآن کریم نے کہ آپ مسلسل یہ چاہتے رہے کہ وہ اپنا قبلہ چھوڑ دیں اور ہمارا قبلہ لے لیں۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَۃٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَکَ

کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیری تمنا بہت ہے، نظر آ رہی ہے۔ لیکن ہم تجھے یہ بتاتے ہیں

یہ تشریحی ترجمہ ہے

کہ باوجود تیری خواہش کے ہم تجھے بتا رہے ہیں کہ جتنے بھی نشانات ممکن ہیں تو دکھاتا چلا جا ان کو، یہ تیرے قبلہ کی طرف منہ کبھی نہیں کریں گے، اپنے قبلے پہ قائم رہیں گے۔ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو یہ خواہش نہیں تھی کہ اس قبلے کو ساری دنیا اختیار کرے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق یہ کہنا بالکل بے معنی ہے کہ تو نشان پہ نشان چاہے دکھاتا چلا جا ہرگز یہ تیرے قبلے کو قبول نہیں کریں گے۔

اور پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا بَعْضُھُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَۃَ بَعْضٍ۔

ایک عظیم الشان راہ نما اُصول

پیش فرما دیا کہ قومیں یہ نہیں کیا کرتیں کہ دھوکہ دینے کی خاطر اپنا قبلہ چھوڑ کے کسی اور کا قبلہ پکڑ لیں جو بھی اعلان کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ خدا فرماتا ہے یہ نہیں ہوا کرتا دنیا میں۔ قومیں اپنے ہی قبلے کو پکڑے رہتی ہیں اور کسی غرض کے لئے بھی وہ اپنے قبلے کو چھوڑ کر اپنے دشمن کا یا کسی اور کا قبلہ نہیں پکڑا کرتیں چنانچہ فرمایا کہ یہی ہو گا وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَھُمْ نہ انہوں نے تیرا قبلہ پکڑنا ہے نہ تو ان کا قبلہ پکڑے گا۔ کیوں ؟ اس لئے کہ یہ انسانی نفسیات ہے۔ ایک خدا تعالیٰ نے دستور بنا دیا ہے انسان کا اُس سے وہ ہٹ نہیں سکتا۔ لازماً اس قبلے پر رہتا ہے جس کو وہ حقیقی قبلہ سمجھتا ہے اور اس کو بدل نہیں سکتا اور خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اپنا یہ دستور تھا اور صحیح بخاری میں اس دستور کا تذکرہ ملتا ہے ویسے بھی متعدد احادیث میں بکثرت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنت

کا ذکر ملتا ہے کہ جب تک قرآن کریم کی کوئی آیت نازل نہ ہو کسی حکم کے بارے میں آپ تورات کے احکام پر عمل فرمایا کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ فِیْ مَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْہِ۔

کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اہل کتاب کے دستور کے مطابق عمل فرمایا کرتے تھے۔ جب تک قرآن کریم کی کوئی آیت اس معاملے میں واضح طور پر نازل نہ ہو جائے، آپ کو حکم نہ دے دیا جائے۔ اور تاریخ پر آپ نظر ڈال کے دیکھیں، تلاش کریں ہر طرف سے، مخالفین کا لٹریچر اور ان کی تاریخ بھی دیکھ لیں مورخین کا لٹریچر اور ان کی تاریخ بھی دیکھ لیں ایک اعتراض حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی زندگی میں آپ کے دشمن اہل کتاب نے یہ نہیں اٹھایا کہ تم ہماری کتابوں کے مطابق کیوں عمل کر رہے ہو ؟ ہمیں غصہ آتا ہے، دھوکا دے رہے ہو اور ہم تمہیں اپنی کتابوں کے مطابق عمل نہیں کرنے دیں گے۔ نظر دوڑایئے۔ دیکھئے، کوئی اشد تابھی آپ کو ایسا اعتراض نظر نہیں آئے گا۔ پھر قرآن کریم یہ کیا فرما رہا ہے۔ ھَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ۔ تم عجیب بے وقوف قوم ہو کچھ تو لوگ بُرا مناتے ہیں اور ہمیشہ سے مناتے آئے ہیں یعنی نئی وحی کے اوپر بُرا مناتے ہیں اللہ پر ایمان لانے کے اوپر جھگڑتے چلے ہیں ہمیشہ لیکن تم نے

ایک نیا اضافہ

کر دیا ہے، نیا باب کھول دیا ہے حماقتوں کا کہ یہ بھی بُرا منا رہے ہو کہ ہم پر جو وحی نازل ہوئی تھی اس سے پہلے نازل ہو چکی ہے اس کو کیوں مان رہے ہو ؟ اس کو کیوں نہیں جھٹلاتے ؟ اس کی تکذیب کیوں نہیں کرتے ؟

پس یہ واقعہ اگر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اولین دور میں نہیں ہوا تو ناممکن تھی کہ قیامت آتی بیشتر اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی کے زمانے میں یہ واقعہ رونما ہو جاتا اور یہ ہو چکا ہے۔ اور اس تفصیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے آج۔ حیرت ہوتی ہے کس طرح نقطہ بہ نقطہ ہو بہو یہ وہ تصویر بنا رہے ہیں جو قرآن کریم پیش فرما رہا ہے۔

کہتے ہیں احمدی کلمہ توحید نہ پڑھتے ۔ ما انزل الینا یہ ہم پر اُتارا گیا ہے ، ما انزل سے پہلے اترا ہے ، من قبلنا اترا ہے ۔ اور ان کا کوئی حق نہیں کلمہ پڑھنے کا ، ہمیں اس سے نفرت آتا ہے ۔ کہتے ہیں یہ عبادت گاہوں کو اپنی مسجد نہ کہیں کیونکہ مسجد کا لفظ اس سے پہلے جو وحی نازل ہوئی تھی اُس میں اترا تھا اور وہ ہماری وحی ہے ان کا کوئی حق نہیں ۔ کہتے ہیں کیسے ظالم ہیں احمدی ؟ اشتعال انگیزیوں سے باز ہی نہیں آرہے ۔ اپنی مسجدوں کا رُخ ہمارے قبلے کی طرف کر بیٹھے ہیں ہم تو رُخ موڑ کر چھوڑیں گے ورنہ قتل عام کر دیں گے ۔ کہتے ہیں اس سے بھی بڑی اشتعال انگیزی ہو سکتی ہے کہ ہمارا قبلہ تھا اس کی طرف منہ کر لیا ہے اب اس واقعہ کا آپ

تاریخ اسلام کے اولین دور کے ساتھ موازنہ

کر کے دیکھ لیں ؎

"کیا کھُل جاتا ہے دین کس کا حسن دیں ؟"

اندھا بھی ٹٹول کے دیکھنا چاہے اس کو بھی محسوس ہو جائے گا کہ کیا واقعہ رونما ہو گیا ہے ان کو پتہ ہی نہیں چلا ۔ اوّل دور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں جھگڑا یہ چل رہا تھا کہ اچھا بھلا ہمارا قبلہ پکڑا ہوا تھا ہمارا قبلہ کیوں چھوڑ بیٹھے ہو اور اب جھگڑا یہ چل پڑا ہے کہ ہمارا قبلہ کیوں پکڑا ہوا ہے ؟ ہم اُسے چھڑا کے چھوڑیں گے ۔ تو قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہر دور میں نئی حماقتیں جنم لیتی ہیں ۔ جہاں نبوت ارتقاء پذیر تھی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات پر شریعت کامل ہو گئی وہاں آپ کے زمانے میں بدیوں کی تاریخ بھی مکمل ہو گئی اور بدیوں میں بھی ایسے ایسے حیرت انگیز اضافے ہوئے ہیں کہ پہلی قوموں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس قسم کی بدیاں بھی ہو سکتی ہیں اور وہ میں بتلا رہا ہوں کہ یہ زمانہ مصطفوی ہی ہے آج ہم خوش نصیب ہیں وہ جو اس مصطفوی دور کو پا گئے ہیں ۔ ہماری ذات میں وہ تصویریں بن رہی ہیں جو

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں کی تصویریں

مقدر تھیں اور قرآن کریم میں بطور پیشگوئی کے درج ہیں اگر یہ واقعہ درست نہیں ہے تو نکال کے دکھا پرانے واقعات ، کب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اولین دشمن آپ پر یہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ تمہیں کوئی حق نہیں اس کتاب کی باتیں اختیار کرنے کا ۔ یہاں تک جہالت میں بڑھ گئے ہیں کہ مقدس ورج کے گئے گاؤں کے نام مسلمانوں جیسے نام کیوں رکھے گئے ہیں یہ نام بدلا دیئے جائیں اور تاریخ کو زیادہ مکمل اور محفوظ کرنے کے لئے تاکہ خدا تعالیٰ نے جہاں جہاں نقوش پر سیاہیاں پھیری ہیں وہ آئندہ آنے والوں کے لئے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں کوئی مٹا دے سکے ۔ اسمبلیوں میں یہ بات ریکارڈ ہو گئی ہے چنانچہ ابھی چند دن پہلے پنجاب اسمبلی میں یہ ریزولیوشن پیش کیا گیا ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کر دیا جائے کیونکہ لفظ ربوہ قرآن کریم میں آتا ہے اور ہم یہ برداشت ہی نہیں کر سکتے کہ ایسا مقدس لفظ جو قرآن کریم میں لکھا ہو وہ یہ ناپاک فرقہ اختیار کر لیں یعنی کلیۃً پرانی وحی سے کاٹ کر اس طرح پھینک دیں گے ہم ان کو کہ ایک شوشہ ایک نقطہ بھی ان کو بنانے نہیں دیں گے قرآن کریم کا یہ ہے نیا باب جو مذہب کے نام پر نفرتوں کی تاریخ میں کھولا گیا ہے اور اس کے متعلق قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے بطور پیشگوئی میں کہتا ہوں اس کا ذکر فرمایا تھا کیونکہ اگر یہ بطور پیشگوئی نہ ہوتا تو تاریخ میں اس کا ذکر ملنا چاہیئے تھا اور

جہالت کی حد ہے

کہ یہ نہیں دیکھتے کہ قرآن کریم میں تو ابلیس کا نام بھی ہے شیطان بھی لکھا ہوا ہے اور ابو لہب کا بھی ذکر ہے فرعون کا بھی ذکر ہے تو اس زمانے کے ابولہب اور اس زمانے کے فراعین پھر یہ نام بھی کاٹ لیں اپنے ۔ ہر قسم کے اسماء قرآن کریم میں موجود ہیں ۔ کلمۂ ہر قسم کے اسماء ہیں اور قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس پر کوئی کہہ ہی نہیں سکتی کہ اس کتاب کو ہم کسی اور پر مطلق نہیں ہونے دیں گے یہ تو اطلاق پاتے رہے گی ۔ چاہو بھی تو اس کو چھین کر تم اپنی جھولی میں سمیٹ نہیں سکتے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم رحمۃ للعالمین بھی تھے اور تمام جہانوں کے لئے نذیر بھی تھے نذیر للعالمین بھی تھے اور بشیر للعالمین بھی تھے [illegible] قرآن کریم میں تو ہر قوم کا ذکر ملتا ہے [illegible] نوح کے ان ذکروں کو اور قرآن کریم تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نام آتا ہے [illegible] محبت کے ساتھ یہ نام مذکور ہے ، بڑی پاکیزگی کے ساتھ یہ نام مذکور ہے ۔ [illegible] ایرا غیرا ، ہر قسم کے بدکار کے لوگ بھی ایسے ملتے ہیں جنہوں نے یہ نام رکھا ہوا ہے اور تعصب کی آنکھ سے دیکھنے والوں کو یہ نظر ہی نہیں آ رہا ۔ ایسے ایسے ذلیل لوگ ہیں ، ایسے ایسے گندے لوگ ہیں ۔ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے بھی ان کو شرم و حیا آنی چاہیئے کہ ہم

حضور اکرمؐ کی طرف منسوب ہو کر آپؐ کی ہتک کا موجب

بن رہے ہیں ۔ اور اُن کو یہ خود کہتے ہیں اور ان کے خلاف گواہیاں دی جاتی ہیں جلالتوں میں قرآن اٹھا اٹھا کر کہ یہ شہد چور ہے یہ ایسا ہے ، یہ ایسا ہے ، کوئی ان کو حیا نہیں آتی ۔ وہ نام نہیں نوچتے ۔ یہ ذلیل جو دی جاتی ہے میری طرف سے اس کا اس آیت میں ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان باتوں میں تو اعتراض کر رہے ہو وانّ اکثرکم فاسقون تم یہ نہیں دیکھتے کہ تم میں سے اکثر فاسق لوگ ہیں ۔ اور تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ پہلی کتابوں کے بعد تم عمل کر کے دکھاؤ ان کی طرف منسوب ہو کیونکہ تمہارا تو حال یہ ہے [illegible] جو اطلاقات کے [illegible] پر عمل کریں جو ان چیزوں کو باقی رکھنے کے لائق ہیں روزانہ کی تعلیمات پر بھی عمل کریں تمہارا کوئی حق نہیں ان کو کاٹنے کا ۔

چنانچہ اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے وترٰی کثیرًا منھم یُسارعون فی الاثم والعدوان واکلھم السُّحت لبئس ما کانوا یعملون ۔ کہ تو ان میں سے اکثر کو کس حال میں پائے گا ۔ یُسارعون فی الاثم کہ گناہوں کی طرف بڑھنے میں جلدی کرتے ہیں مسابقت کرتے ہیں ایک دوسرے پر ۔ والعدوان اور نافرمانیاں اور TRANSGRESSION [illegible] (حدود سے تجاوز کرنا) اس میں بھی وہ بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں کہ اکلھم السُّحت اور حرام خوری کی جتنی قسمیں ہیں ان میں وہ ہر حد پھلانگ چکے ہیں ہر قسم کے حرام مال ظلم کے ساتھ کھانے کے طریق ان میں رائج ہو گئے ہیں ۔ غریبوں کا مال لوٹ رہے ہیں ، دوسروں کی جائیدادیں ہڑپ کر رہے ہیں ، رشوتیں دے رہے ہیں ، رشوتیں کھا رہے ہیں اچھوری چکاری ، افیم ، نشے کی چیزیں ، خفیہ TRADE ایسی جو ہر قسم کی گندگی کو جنم دینے والی ہے ، عورتیں بیچنا ، اغوا کرنا ، جتنی بھی گندی قسمیں ہیں مال کھانے کی فرماتا ہے اُس میں تم آگے بڑھ رہے ہو اور نیکیوں کے محافظ بنتے ہو ۔ وہ جو نیکی پہ عمل کرتے ہیں اُس پہ اعتراض کر رہا ہو کیونکہ

تمہارا اعتراض یہ ہے

کہ بائبل کی نیک باتوں پر کیوں عمل کرتے ہو تم ؟ کیونکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم (اگر وہ بائبل کا اعتراض ہوتا یہ میرا مطلب ہے) بائبل پر عمل کرتے تھے تو

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش ۔
SK. GHULAM HADI & BROTHERS
READY MADE GARMENTS DEALERS
CHANDAN BAZAR SRDRAK DSH.— BALASORE (ORISSA)

تو نیک باتوں پر ہی عمل کرتے تھے۔ اس قوم کو قرآن کریم کی رو سے یہ اعتراض اٹھانا چاہیئے تھا اس آیت کی رو سے کہ تم عجیب لوگ ہو بائبل کی نیک باتوں پر کیوں عمل کر رہے ہو۔ قرآن فرماتا ہے تم بائبل کی بُری باتوں پر عمل کر رہے ہو جن سے روک رہی ہے بائبل، اور حیا نہیں کر رہے، اور روک رہے ہو نیکوں کو بائبل کی اچھی باتوں پر عمل نہ کرو۔ یہ مضمون بنتا ہے۔ لیکن اس وقت ایک نقص ظاہر نہیں ہوا۔ آج ظاہر ہو رہا ہے اور آج بائبل کی جگہ قرآن کریم نے لے لی۔ آج جماعت احمدیہ کو یہ کہہ رہے ہیں کہ قرآن کریم کی اچھی باتوں پہ تم کیوں عمل کر رہے ہو۔ بُری باتوں پر عمل کرنے کے لئے ہم جو رہ گئے ہیں۔ HEADS I WIN TAILS YOU LOOSE والا قصہ ہے قرآن کریم کا تو پھر کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیں گے ہم اس لئے عمل نہیں کر سکتے کہ تم ہمیں اجازت نہیں دیتے کہ ما انزل من قبل جو پہلے نازل ہوا ہے اس کی پیروی کر سکیں ہم۔ اور تم اس لئے عمل نہیں کر سکتے کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ان اکثرکم فاسقون تم میں سے اکثر فاسق ہو چکے ہو۔ اور تمہاری سوسائٹی، تمہارے روزانہ کے اخبار ہر صفحہ پر اخبار کا ایسی بھیانک تصویر کھینچ رہا ہے سوسائٹی کی جو اپنے بھیانک پن میں زیادہ بھیانک ہوتی چلی جا رہی ہے اور بھی آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے

قرآن کریم نے اتنی تفصیل سے ان واقعات کو نہ صرف محفوظ فرمایا بلکہ دلائل ہر قسم کے اکٹھے کر دیئے اور یہ مضمون جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے

بہت وسیع مضمون

ہے ابھی اس کی بھی جو آیت میں نے بیان کی ہے اس تفصیلات کا اطلاق میں نے ابھی نہیں کر کے دکھایا۔ مگر بہر حال ہمیں وقت کی رعایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کچھ مختصر کرنا پڑ رہا ہے۔ آپ غور کریں گے جب اپنے طور پر تو حیران ہوں گے کہ ہر نوع کے دلائل جو اہل اللہ یعنی ابرار لوگوں نے پیش کئے وہ بھی قرآن کریم نے محفوظ کر لئے ہیں اور ہر نوع کی کج بحثیاں اور بدتمیزیاں جو انبیاء کے مخالفین نے پیش کیں یا پیش کر سکتے تھے ان کو بھی قرآن کریم نے محفوظ کر لیا ہے اور بظاہر ایک سلسلۂ انبیاء کی باتیں محفوظ ہوئی ہیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا کے پردے پر جتنے مذاہب ظاہر ہوئے ہیں وہ قرآن کے بیان کردہ دائرے سے باہر نہیں جا سکے۔ ان کے نیک لوگوں کا ذکر بھی قرآن کریم کے اندر مل جاتا ہے خواہ نام نہ لیا گیا ہو۔ ان کے بد لوگوں کا ذکر بھی مل جاتا ہے خواہ نام نہ لیا گیا ہو۔

تو اس مضمون کو آگے بڑھاتے بڑھاتے قرآن کریم یہ فرماتا ہے کہ جب وہ عاجز آ جاتے ہیں لوگ وقت کے علماء شروع میں دلائل سے بات کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں دلیل دینے کی۔ پھر وہ دلیل ان کو کس طرح مار پڑتی ہے کس طرح وہ نامراد ہو جاتے ہیں اس کا ذکر فرماتا ہے کس کس قسم کی دلیلیں دیتے ہیں اور جواباً انبیاء اور ان کے ماننے والے پھر کیا کیا طریق اختیار کرتے ہیں ان کو شکست دینے کی۔ اور بالآخر لازماً وہ شکست کھا جاتے ہیں اور جب ان کے پاس کوئی دلیل باقی نہیں رہتی تو فرماتا ہے۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی یہ ہوا۔ اس سے پہلے بھی ہوتا آیا اور بعد میں بھی یہی مضمون اپنے آپ کو دہرا تا رہا ہے۔ آگ کی جگہ کسی اور عذاب نے لے لی گالیاں بدل گئی ہوں گی لیکن فی ذاتہ یہ مضمون تبدیل نہیں ہوا۔ جب بھی انبیاء کے دلائل سے اور اُن کے غلاموں کے دلائل سے قومیں عاجز آئی ہیں تو آخر پر انہوں نے یہی کہا ہے کہ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو ان کو قتل کر دیا جائے یا ان کے گھروں کو آگ لگا دی جائے یا ان کو زندہ جلا دیا جائے۔

چنانچہ

بعینہٖ یہی مطالبہ

اب علماء کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف بھی شدت اختیار کر رہا ہے اور اب ان کے اپنے تبصرے یہ ہیں کہ آرڈیننس بھی ہم نے لگوا کر دیکھ لیا تب بھی ان کی ترقی نہیں رُکی وہ یہ کہتے ہیں کہ ان کی کاروائیاں پہلے سے تیز تر ہو گئی ہیں اور اخبارات میں کھلم کھلا یہ گالیاں دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کو روکا کیوں نہیں پاکستان میں؟ ہم سمجھا رہے ہیں تمہیں اس کا پاسپورٹ ضبط کر لو اب وہ باہر نکل گیا ہے پہلے سے بھی کئی گنا بڑھ گئی ہیں ان کی شرارتیں ہمارے علاقہ جات۔ یعنی ان کو وہ شرارتیں کہہ رہے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں یہ رُکے ہی نہیں رہے ان کی جائیدادیں بڑھ رہی ہیں، ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، یوگنڈا میں یہ ہو گیا، فلاں جگہ یہ ہو گیا، ان کو روکنے کی کوئی تدبیر کرو۔ اور یہ سارے شکستے کے اعترافات کرنے کے بعد کہتے ہیں ایک ہی علاج ہے، ان کو قتل و غارت کرو۔ ان کو زندہ درگور کر دو اور پھر علماء نقشے کھینچتے ہیں کہ اس طرح حکومت ہمارے سپرد کرے، ہم جلوس بنا کر چلیں مقتل کی طرف۔ وہاں ان کو آدھا آدھا جسم زمین میں گاڑھ کر ان پر پتھراؤ کرتے ہوئے ان کو شہید کریں، وہ تو کہتے ہیں ہم قتل و غارت کریں اور محاورہ ہے ان کا کہ جہنم داخل کریں تو یا جہنم کے فرشتے خدا نے ان کو ہی بنا رکھا ہے۔ جنت داخل کرنے کا کوئی تعلق آپ ان سے نہیں سنتے لیکن

جہنم داخل کرنے کی ساری ترکیبیں

ان کو آتی ہیں۔ کہتے ہیں پھر ہم تالیاں بجاتے ہوئے جہنم داخل کر کے ان کو واپس آ جائیں گے۔ اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ پہلی قومیں اسی طرح کرتی آئی ہیں یہی کیا کرتے تھے جب ان کی دلیل نے کام نہیں کیا اور انبیاء کی دلیل نے ان کی دلیل کو ریزہ ریزہ کر دیا جب بجائے اس کے کہ وہ غالب آتے فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ کا نظارہ دیکھا گیا۔ جب وہ اپنے گریبانوں میں منہ ڈالتے ہوئے غور کرنے لگے کہ ہم تو ہر لحاظ سے مار کھا چکے ہیں، پوری طرح ہماری شکست ہو گئی تب انہوں نے کہا اب تو سوائے اس کا چارہ کوئی نہیں قتل کر دو یا آگ بھڑکا دو اس میں ڈال دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فانجٰہ اللہ من النار۔ ہر وہ شخص جو خدا کی خاطر آگ کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جایا کرتا ہے اللہ اُسے ضرور آگ سے نجات بخشتا ہے۔ اس وقت ان کی نفرتوں کا حکم جاری نہیں ہوتا۔ خدا کی محبت کی تقدیر جاری ہوتی ہے اور وہ اپنے پیاروں کو ان کی بھڑکائی ہوئی جہنموں میں جلنے نہیں دیا کرتا۔ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۔ اس بات میں تو بہت سے نشان ہیں ایمان لانے والوں کے لئے۔ اب یہ بہت ہی پیارا طریق بیان ہے قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کے اوپر تو قدم قدم پر جان نچھاور ہوتی ہے۔ ذکر ایک شخص کا چل رہا ہے بظاہر اور واحد کا صیغہ استعمال ہو رہا ہے جب مضمون ختم کیا تو فرمایا اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ کہ اگر ایک ہی واقعہ ہوا تھا آگ میں پڑنے اور آگ سے نکالے جانے کا اگر ایک ہی دفعہ یہ ہوا تھا کہ خدا کی خاطر آگ میں چھلانگ لگانے والے کے لئے آگ کو گلزار کر دیا گیا تھا تو ایک ہی نشان ہوا اس میں سوچنے والوں کے لئے سینکڑوں ہزاروں نشان کیسے ہو گئے؟ مگر خدا فرماتا ہے اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ خوشخبری دے رہا ہے کہ یہ ایک آگ کا واقعہ ایک ہی نہیں رہا کرتا۔ اور آگ کو جو گلزار بنایا جاتا ہے یہ بھی ایک دفعہ واقعہ نہیں ہوتا مومنوں کی زندگی میں کثرت سے ایسے نشان پھیلے پڑے ہیں یہ بار بار ہونے والا واقعہ ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

”آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی بھی غلام ہے“

اور احمدیوں نے بکثرت آگ کو گلزار بنائے جانے کے واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں تو فرماتا ہے کہ لوگ تو تاریخ کی باتیں کرتے ہیں اور قرآن کریم کو تاریخ کی ایک ایسی کتاب سمجھتے ہیں جو گذشتہ زمانے کے قصے بیان کر رہی ہے مگر جو تصویریں ہم بناتے ہیں ہم انہیں زندہ بھی کر دیا کرتے ہیں۔ ہر زمانے میں ان میں روح پھونکتے اور پھر ان کو گلیوں میں بازاروں میں چلا کے دکھاتے ہیں اس طرح کی تاریخ ہم نے لکھی ہے جو زندہ ہو کر پھر تمہارے سامنے دہرائی جاتی ہے فلموں کی طرح جو گذشتہ خطبے میں میں نے واقعات بیان کئے

تھے وہ بھی اسی قسم کے تھے۔ حیرت سے انسان اس کتاب کامل کو دیکھتا ہے اور وجد کرتی ہے روح اس کی فصاحت و بلاغت اور اس کی معجز بیانی پر۔ اس کو کہتے ہیں قرآن۔ کیا ہے دنیا میں کوئی مؤرخ جو ایسی تاریخ لکھنے کا دعویدار ہو جو سابقہ قوموں کی تاریخ لکھ رہا ہو اور وہ بعینہٖ اُسی طرح ان ہی نقوش کے ساتھ وہ قومیں زندہ ہو کر ابھرنے لگیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اعلان کیا گیا ہو دعویٰ کیا گیا ہو کہ ہاں ایسا ہو گا تو جب یہ فرمایا

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ۔

تو یہ مضمون کھل گیا اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہر مؤرخ تاریخ لکھتا ہے اور ویسی شکلیں بن جایا کرتی ہیں تو قرآن نے بھی ایسی بات کی ہو گی۔ قرآن تو کھول کر بتا رہا ہے کہ یہ مومن یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر ایمان لانے والے۔ یہ ایسے نشان روز اپنی زندگیوں میں دیکھ رہے ہیں تمہارے لئے تو ابراہیمؑ ایک ماضی کا قصہ بن گیا ہے مگر آج مکے اور مدینے کی گلیوں میں گھر گھر میں ابراہیمؑ پیدا ہو رہے ہیں اور ایک قسم کی آگ نہیں سینکڑوں قسم کی آگوں کو یہ بھڑکتا بھی دیکھتے ہیں اور بجھتا ہوا بھی دیکھتے ہیں اپنے لئے اور

یہی واقعات آج احمدیت کی تاریخ میں رونما ہو رہے ہیں

کیسے ہمارے ایمانوں کو نوچیں گے ہمارے دلوں میں سے۔ یہ تو ہر کوشش کے ساتھ ان ایمانوں کو نئی تازگی بخش دیتے ہیں ہر دفعہ جب چاہتے ہیں کہ یہ ایمان کے نقوش مٹ جائیں تو نئی نشان کے ساتھ اُجاگر ہو کر نئے جلووں کے ساتھ چمکنے لگتے ہیں۔

پھر قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جب یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ اب قوم دلائل میں عاجز آگئی یعنی مخالفین دلائل میں عاجز آ گئے کوئی جواب ان کے پاس باقی نہیں رہا سوائے جبر اور تشدد اور نمرودیت اور فرعونیت کے اس وقت پھر کیا ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں جو تاریخ بیان فرماتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پھر یہ مذہبی تحریک ایک سیاسی تحریک میں تبدیل ہونے لگتی ہے اور حکومتوں کا دخل آنا شروع ہو جاتا ہے اس وقت بیچ میں اور یہ لوگ جو عامۃ الناس کے طور پر یا مذہبی رہنماؤں کے طور پر ایک لڑائی کی بیخ کنی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ اُسے سیاسی رنگ دیتے ہیں اور سیاست کی راہ سے حکومتوں پر قابض ہوتے ہیں اور حکومتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اب دیکھیں گے یہ کس طرح بچ کے جائیں گے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْٓ اِنَّکُمْ مُّتَّبَعُوْنَ

ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ تو میرے بندوں کو اپنے ساتھ لیکر یہاں سے نکل کھڑا ہو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ یہ تمہاری پیروی کریں گے اور تمہارا پیچھا کریں گے فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ فرماتا ہے فرعون نے مدائن میں اکٹھے کرنے والے بھیجے۔ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ اور کہا کہ یہ لوگ چھوٹی سی معمولی ادنیٰ سی اقلیت ہیں وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ اور ان کو یہ جرأت یہ حوصلہ کہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں۔ یہ مضمون مختلف رنگ میں قرآن کریم میں بیان ہوا ہے لیکن یہاں ترتیب ایک ایسی ہے جو خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے جب حکم دیا تھا کہ اپنی جگہ چھوڑ کر باہر چلے جاؤ تمہاری پیروی کی جائے گی تو اس کے بعد تو کوئی مناظرہ نہیں ہوا۔ اس کے بعد تو یہ نہیں کہا گیا کہ یہ ہمیں غصہ دلاتے ہیں پھر تو بات ہی ختم ہو گئی تھی اس لئے۔

اس آیت کو بعد میں رکھنے کی بجائے پہلے کیوں رکھ دیا گیا؟

یہ نہیں فرمایا کہ جب یہ سارا جھگڑا اُچھل پڑا شِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ کہا اور یہ بھی کہا کہ ہمیں غصہ دلاتے ہیں۔ وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ اور باوجود اس کے کہ ہم بڑی جمعیت رکھتے ہیں اور موجود کھڑے ہیں، نگران کھڑے ہیں، پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بظاہر ترتیب کے لحاظ سے کہ پھر ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ اس جگہ کو چھوڑ دو اور چلے جاؤ لیکن اس بات کو جو آخر پر ہوئی ہے بظاہر اس کو پہلے رکھ دیا ہے اور اس کو بعد میں رکھ دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے امت محمدیہ میں کوئی ایسے واقعات رونما ہونے والے تھے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات

سے پتہ چلتا ہے کہ تیرے پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جو موسیٰ پر آیا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کی تشریح میں فرمایا کہ نہ اس وقت تک آیا جب تک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ رہے نہ آج تک کے خلفاء کی تاریخ میں یہ زمانہ آیا ہے اور چونکہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس بات نے لازماً صادق آنا ہے اس لئے آئندہ ایسا زمانہ ضرور آ جائے گا وہ جماعت احمدیہ پر آیا ہوا ہے اور آج کل آیا ہوا ہے اور اس ترتیب کے ساتھ آیا ہوا ہے یہ باتیں بعد میں جاری ہوئیں ساری اب اور ہو رہی ہیں بڑی شدت کے ساتھ۔

چنانچہ یہ بھی

بڑا عجیب تکبر کا کلمہ ہے

اور اسی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مذہبی مخالفت ایک سیاسی رُخ اختیار کرے گی۔ اور جمعیت کی بات کی جائے گی۔ اور کہا جائے گا کہ ہم اکثریت میں ہیں اور یہ دلیل ہے ہماری اور جب غیر قومیں پوچھیں گی کہ تم یہ کیا ظلم کر رہے ہو تو کہیں گی اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ اور قصور ان کا ہے اور اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ یہ بد معاش لوگ ہم کو غصہ دلا رہے ہیں۔ چھوٹے سے، حقیر سے لوگ۔ اور لفظ شِرْذِمَةٌ بڑا ہی پیارا ہے اس لحاظ سے نقشہ کھینچنے کے لحاظ سے ویسے تو بڑا ہی نکما لفظ ہے لیکن چونکہ نقشہ بہت عمدہ کھینچ رہا ہے اس لئے بہت ہی اچھا لگ رہا ہے یہاں۔

عرب کہتے ہیں ثَوْبٌ شَرَاذِمُ ثوبٌ شراذم کہتے ہیں ایسے کپڑے کو جو چیتھڑا بن چکا ہو۔ پھٹا ہوا۔ جیسے پنجابی میں لیر لیر کہتے ہیں تو جو کپڑا چیتھڑا چیتھڑا ہو چکا ہو اس کو ثوب شراذم کہتے ہیں عرب۔ تو شِرْذِمَةٌ کا مطلب ہے ایک بوسیدہ پھٹا ہوا چھوٹا سا ٹکڑا۔ تو کس قدر متکبرانہ فقرہ ہے۔ ان کی حالت تو دیکھو بوسیدہ پھٹے ہوئے ذلیل کپڑے کے ایک ٹکڑے ہی تو ہیں جو ہم نے پھٹ کر الگ ہو چکا ہے اور اب یہ کیا حق رکھتے ہیں اور باہر بیٹھا یہ چھوٹا سا ٹکڑا ہمیں غصہ دلا رہا ہے۔ تو ہم کیا کریں پھر؟ وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ہم تو ایک جمعیت کے طور پر یہاں موجود ہیں، ہم تو برداشت نہیں کریں گے ہم تو پھر دبائیں گے ان کو۔ تو جو مذہبی مخالفت تھی دلائل کے ساتھ وہ ایک جنون کی شکل اختیار کر گئی

قرآن کریم کی اس تاریخ کے مطابق

اور اس جنون نے پھر سیاسی رستے اختیار کئے۔ پس سیاسی دباؤ ڈالنے کے لئے یہ مضمون بنایا گیا کہ یہ تم کہتے ہو THREATENED ہیں معصوم لوگ ہیں۔ ان کا کیا قصور ہے؟ قصور یہ ہے کہ ایک ذلیل سی اقلیت ہے چھوٹی سی اور ہمارے لئے مسائل کھڑے کرائے ہیں۔ غصہ دلا رہے ہیں ہمیں، ہم تو پھر غصہ کھائیں گے تو ماریں گے بھی۔ اور پھر خدا فرماتا ہے جب یہ باتیں ہوتی ہیں قوموں میں تو پھر اس وقت کے بادشاہ اس وقت کی حکومتیں اپنی خاطر، اپنے بچاؤ کی خاطر اپنی POPULARITY کی خاطر ہر دلعزیزی کی خاطر پھر اس مسئلے کو خود اُٹھا لیا کرتی ہیں۔ اور یہ عجیب ہے طرز کلام فرعون نے یہ ہنس رکھا تھا کہ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ قرآن کریم سے یہ ... قرآن کریم سے یہ پتہ چلتا ہے کہ فرعون نے یہ تماشے کر کے دوسروں کو تماشا دکھایا کون جیتتا ہے اور کون ہارتا ہے اور یہ نہیں فرمایا وقال ان هٰؤلاء لشرذمة قلیلون انا کو بغیر کسی وضاحت کے کھلا رہنے دیا گیا فقرہ معلوم ہوتا ہے جو علماء امت کر سکتے ہیں دیئے گئے تھے

ارشاد نبویؐ

اِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ هٰذَا اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ (مسلم)

(ترجمہ)

میں آخری نبی ہوں اور میری یہ (مدینہ کی) مسجد آخری مسجد ہے

بشکریہ از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

انہوں نے اپنی طرف سے یہ باتیں شروع کر دیں اور یہ پروپیگنڈے شروع کر دیا کہ آؤ اکٹھے ہو کے آؤ کیونکہ ایک نہایت ہی معمولی گھٹیا اقلیت ہے جو ہمیں غصہ دلا رہی ہے اب اس کا بدلہ اتاریں گے۔ تو یہ دلیل انہوں نے از خود قائم کی ہے اور پھر اس کو پھیلایا ہے۔ جب حکومت پوری طرح بیچ میں ملوث ہو گئی اور فرعون بھی ہار گیا۔ سارے اکٹھے ہو کر جو لوگ آئے تھے ان کی کچھ پیش نہیں گئی اور دلائل کی رو سے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منہ بند کر دیئے تو پھر فرعون نے بھی وہی رستہ اختیار کیا جو اس سے پہلے وقت کے علماء نے اختیار کیا تھا۔ اور کہا ذَرُونِیٓ اَقۡتُلۡ مُوۡسٰی وَلۡیَدۡعُ رَبَّہٗ اب مجھے چھوڑ دیں قتل کر کے دکھاتا ہوں اب پکارتا رہ جائے اپنے رب کو دیکھتے ہیں کیسے بچاتا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہی الہام ہوا۔

اور جب یہ الہام ہوا ہو کسی وقت کے نبی کو اور اس کی ذات میں پورا نہ ہو بعض دفعہ اس کے غلاموں کی شکل میں پورا ہوتا ہے اور اس سے ہرگز یہ مراد نہیں ہوتی کہ نعوذ باللہ مرتبہ ایک ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو کنگن دیکھے اور پھونکیں مار کر اڑا دیئے وہ ایک ایسے غلام کی شکل میں واقعہ پورا ہوا جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے مقام اور مرتبہ میں کوئی دور کی بھی نسبت نہیں تھی تو یہ معنے نہیں ہوا کرتے اس لئے بعض لوگ غلط فہمی سے اس طرف چل پڑتے ہیں مراتب کی بحث میں اور قوموں کو شوق ہوا کرتا ہے کہ اپنے وقت کے لوگوں کو جن سے محبت کرتے ہیں ان کے مراتب بڑھاتے چلے جائیں زبردستی۔ حالانکہ مرتبہ تو خدا بڑھایا کرتا ہے۔ بندوں کے کہنے سے ان کی باتوں سے کبھی کوئی مرتبہ نہیں بڑھ سکتا انشاء اللہ اس دھوکے میں آپ مبتلا نہ ہوں جو میں مضمون بیان کرنے لگا ہوں اس کی حقیقت کو سمجھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ الہام ہے لیکن آپ کے کسی غلام کی شکل میں پورا ہونا تھا اور یہ عجیب بات ہے کہ سوائے میری ذات کے خلیفۃ المسیح الرابع کے آج سے پہلے کسی خلیفہ کے متعلق قوم نے یہ آواز بلند نہیں کی کہ پکڑو اور اس کو قتل کرو۔ اور جھوٹا الزام قتل کا لگایا گیا ہے جس طرح جھوٹا الزام قتل کا حضرت موسیٰ پر بھی قتل کا بھی لگایا تھا۔ اب بظاہر تو یہ لگ رہا ہے کہ قوم کے علماء مطالبہ کر رہے ہیں اور کہتے ہیں ہم اس کو قتل کر دکھائیں گے لیکن قرآن بتا رہا ہے کہ اصل بات یہ علماء کی سازش نہیں ہے۔ یہ حکومت وقت کی سازش ہے۔ ورنہ قرآن کریم یہاں یہ نہ فرماتا فرعون کی طرف منسوب کر کے قال فرعون ذرونی اقتل موسیٰ۔ اور اگر یہ گزشتہ زمانے کے متعلق تھا صرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بعینہ ان الفاظ میں الہام کا ہونا بتا رہا ہے کہ آپ کے متعلق یہ الہام ہے اور آپ کے کسی غلام کی صورت میں یہ پورا ہوگا۔ اور بظاہر اس وقت لوگ کہہ رہے ہوں گے کہ ہمیں دو ہم قتل کرتے ہیں۔ لیکن خدا کہتا ہے جو عالم الغیب ہے کہ یہ حکومت کی سازش ہے۔ اور دراصل

فرعون وقت یہ کہہ رہا ہے

کہ ذرونی اقتل رسلی مجھے ذرا موقع تو دو دیکھو میں کس طرح موسیٰ کو قتل کر کے دکھاتا ہوں فلیدع ربہ پھر پکارتا رہ گیا اپنے رب کو دیکھیں گے اس کا رب اسکو کس طرح بچاتا ہے اور اسکے بعد پھر وہ دلائل بھی وہ پیش کرتا ہے۔ اپنی اس دھاندلی کے متعلق اس کے حق میں اس کے جواز کے طور پر وہ دو دلائل پیش کرتا ہے اور عجیب بات ہے کہ یہی وہ دلائل آج حکومت پاکستان کی طرف سے ساری دنیا کی ایمبیسز (EMBASSIES) کے سامنے پیش کئے گئے اور جن مقامی احمدیوں نے احتجاج کئے ہیں تو انہوں نے حکومت پاکستان کے ان دلائل کو لفظاً لفظاً دہرا کر ان کو بتایا ہے کہ حکومت پاکستان کا یہ موقف ہے۔ اور یہ مجبوری ہے دلائل کیا دیئے ہیں؟ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّبَدِّلَ دِیۡنَکُمۡ میں یہ ڈرتا ہوں میں جو اتنی مخالفت کر رہا ہوں اس شدت میں کے ساتھ فرعون کہتا ہے یہ اس لئے کر رہا ہوں کہ کہیں ہمارا دین نہ تبدیل کر دے اب یہ عجیب بات ہے ساری قوم مخالف تھی حضرت موسیٰ کی اور قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے لوگ آپس میں مشورے کرتے تھے ان کے قتل کے اور قوم کا ذکر ہی نہیں کیا فرعون کہتا ہے میں مخالفت کر رہا ہوں یعنی سرزا اپنے سر پر لے رہا تھا اور دلیل دے رہا ہے اسکی پھر کہ میں جو مخالفت کر رہا ہوں میں تمہاری خاطر اے قوم! تمہاری محبت میں اختیار کر رہا ہوں تمہیں بچانے کی خاطر ایسا کر رہا ہوں اگر ان کو اس حال پر چھوڑ دیا گیا یبدل دینکم یہ اور اس کے ساتھی تمہارا دین ضرور تبدیل کر دیں گے۔ تبلیغ کے ذریعہ تم پر غالب آجائیں گے اور یہ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ اَوۡ اَنۡ یُّظۡہِرَ فِی الۡاَرۡضِ الۡفَسَادَ یا پھر اس کے نتیجے میں فساد جاری ہوگا۔ جب بھی یہ تبلیغ کریں گے فساد پھیلے گا کہاں تک حکومت اب ان فسادات کا مقابلہ کرے گی۔ پس یہی وہ جواب ہیں جو حکومت پاکستان کی طرف سے ساری دنیا کی ایمبیسز (EMBASSIES) کو

تمام دُنیا کی حکومتوں کو

تحریراً دیئے جا چکے ہیں اور اُن کی طرف سے تحریراً یہ ریکارڈ ہم تک پہنچ چکا ہے یہ ہے قرآن کریم کی شان کی تفصیل سے یہ سارے انبیاء کا ذکر فرماتا ہے انکے ہرائے جانے کا ذکر فرماتا ہے اور یہ واضح اشارہ رکھتا ہے اپنے اندر کہ یہ بات جو ہم کہہ رہے ہیں ایک ترتیب سے جو ہو گی یا آئندہ ہونے والی ہے گزشتہ زمانے کی ترتیب تھی واقعات یہی تھے۔ اب آئندہ آنے والے زمانے میں واقعات یہی ہوں گے مگر ترتیب بدل جائے گی۔ اور اُن واقعات کے مطابق آیات کی ترتیب بدل دی ہے اس لئے انسان کے بس کی بات نہیں۔ پھر جس کے زمانے میں ہونے تھے پورے اس کو الہاماً بتایا کہ تیرے زمانے میں یہ واقعہ ہونے والا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ دونوں باتیں بیان فرمائیں کہ تجھ پر ایسا وقت آئے گا جو موسیٰ کا زمانہ ہوگا اور فرمایا کہ تیرے متعلق ایک کہنے والا یہ کہنے لگا کہ مجھے موقعہ دو مجھے چھوڑ دو میں اس کو قتل کر کے دکھاتا ہوں اور مصلح موعودؓ ان واقعات سے مدتوں پہلے دسیوں سال پہلے کھول کر لکھ چکے ہیں کہ یہ واقعات آئندہ کسی خلیفہ کے زمانے میں ہوں گے اور وہ ہوں گے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نمائندگی میں۔ یہ ہے قرآن کریم، کس شان، کس تفصیل سے تصریح بتاتا ہے اور پھر ان کو اس نئے دور میں ظاہر کرنے کی ضمانت دیتا ہے اور کوئی مقدار اس کے منہ میں یہ باتیں نہیں ڈالتا خود قرآن کریم قطعی اشارے اس بات کا رکھتا ہے کہ یہ ماضی کا قصہ تھا

یہ مستقبل میں ہونے والے واقعات ہیں

اور اس تفصیل کے ساتھ یا اس تبدیلی کے ساتھ رونما ہوں گے۔

پھر آخر پر قرآن کریم فرماتا ہے۔ اور یہاں میں اس مضمون کو ختم کروں گا کہ جب یہ مذہبی مخالفت حکومتوں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے اور ایک جماعت بظاہر کمزور ہوتے ہوئے جو شرذمۃ قلیلون کہلا رہی ہو۔ وہ نہ علماء کے بس میں رہتی ہے نہ حکومتوں کے بس میں رہتا ہے تو پھر ان کے لئے وہ پیہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
کراچی میں
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!!
الرؤف جیولرز
۱۶ا، خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر- ۶۱۷۰۲۹

بھی خرچ کیا جاتا ہے بڑی بکثرت سے۔ اور پیشہ ور مخالفین مقرر ہو جانے میں اور خالصتاً اس وجہ سے ان کو پیسہ ملتا ہے کہ وہ اس مخالفت پر ملازم رکھے گئے اور مقرر ہو گئے تم نے مخالفت کرنی ہے اور زندگی میں کام ہی کوئی نہیں اور وہ دور بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہے۔ اور یہ بھی اُن آیات میں سے یہ جو اس سے پہلے دورِ اوّل میں رونما ہوتی بظاہر نظر نہیں آرہیں۔ فرماتا ہے افبھٰذا الحدیث انتم مدھنون و تجعلون رزقکم انکم تکذبون۔ اے بے وقوف قوم! یا چند لوگو! تم نے اب یہ ذریعہ رزق کا بنا لیا ہے۔ پیشہ ور بن گئے ہو رزق کمانے والے صرف اس بناء پر کہ تم مخالفت کرو گے اور تکذیب کرو گے خدا کے سچوں کی۔ اب اس بات کو سمجھ کر آپ تاریخ اسلام پھر نظر ڈالیں تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اولین زمانے میں تو ایسی کوئی بات نظر نہیں آتی۔ وہ جوان کی کمائیوں کے ذریعہ تھے عرب مخالفین کی وہ تو اور تھے کوئی پیشہ ور مولوی انہوں نے نہیں رکھا ہوا تھا۔ اس غرض سے کہ وہ مخالفت کرے اور جھٹلانے کے پیسے کھائے۔ نظر ڈالیں تاریخ پر دکھائیں کوئی واقعہ ملے تو کہیں نظر نہیں آیا کوئی ہوگا تو بڑا مدھم اور اوجھل ہوگا۔ لیکن قرآن بڑی شان اور بڑی وضاحت کے ساتھ کھول کر بیان کر رہا ہے کہ لازماً محمد رسول اللہ صلعم کے زمانے کا یہ واقعہ ہے اور قرآن کی بات ٹل نہیں سکتی۔ اس لئے اگر دورِ اوّل میں یہ واقعہ نہیں ہوا تو لازماً دورِ آخر میں ہونا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور کے

آغاز سے لیکر آج تک

یہ مضمون چل رہا ہے کہ علماء تکذیب کی کمائی کھا رہے ہیں۔ ہزارہا ہزارہا علماء ایسے پیدا ہو چکے اور ابھی بھی پیدا ہو رہے ہیں اور بڑھ رہی ہے ان کی تعداد، جن کا پیشہ تکذیب ہے اور جن کا رزق تکذیب کی وجہ سے کھاتے ہیں۔ احمدیت کو گالیاں دینی چھوڑ دیں قرآن کی آمدنی ختم اور گالیاں بھی بند کر دیں یا تائید کا لفظ کہہ دیں تب بھی ان کے رزق ختم چنانچہ بعض علماء جب دلائل میں مات کھا جاتے ہیں تو آخر پر کہتے ہیں خاموش رہو کہ یہ میں رزق کا سوال ہے، مجبوری ہے یہی لفظ بولتے ہیں۔ رزق کا سوال ہے اور قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے یہ پیشگوئی فرمادی تھی و تجعلون رزقکم انکم تکذبون کتنا کمینہ رزق ہے۔ جو ہزاروں چوروں کے بھی رزق ہوتے ہیں مگر بہر حال وہ ہاتھ کی حلال کمائی ہوتی ہے اُن کے بدن کو لگتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے جو ان کو طاقتیں بخشیں تھیں وہ بنی نوع انسان کے فائدے اور ان کی بھلائی کے لئے استعمال کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کو رزق ملتا ہے۔ دنیا کی نظر اس کو گندا رزق سمجھ رہی ہے دنیا کی آنکھیں اس کو پلید کھانا سمجھتی ہیں۔ مگر خدا جو رازق ہے جو کائنات کا مالک اور خالق ہے وہ کہتا ہے مجھے تو پلید رزق یہی نظر آرہا ہے کہ تم نے تکذیب کو ذریعہ بنا لیا ہے رزق کی کمائی کا۔ اتنا گر گئے ہو اتنے کمینے ہو گئے ہو۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ آج کروڑوں نہیں اربوں روپیہ جماعت احمدیہ کی تکذیب کے اوپر خرچ ہو رہا ہے اور یہ جو مختلف ملکوں کے دورے ہو رہے ہیں لاتعداد بے شمار خرچ کیا جا رہا ہے افریقہ میں اور امریکہ میں اور انگلستان میں اور یورپ کے دوسرے شہروں میں اور ایشیا کے دوسرے ملکوں میں ہر جگہ تکذیب کے لئے کہیں پیسہ آرہا ہے ان لوگوں کے پاس اور جب یہ تکذیب چھوڑتے ہیں تو ان کا مارکیٹ میں کوئی مول ہی نہیں پڑتا۔ عجیب قوم ہے آج ذرا علماء کا منہ بند کروا کے دکھا دے کوئی بھی کہیں جماعت کے خلاف تو ایک دم ان کے رزق کا ذریعہ ختم ہو جائیگا۔ وہی روٹیاں جو شام کو بنا کرتی تھیں گاؤں سے وہی رہ جائیں گی باقی ... تو جتنی شانیں ہیں یہ موٹریں یہ ہوائی جہازوں کے سفر یہ تکذیب کے ذریعہ سے رزق مل رہا ہے اور خدا کی شان دیکھیں محمد رسول اللہ صلعم کے زمانے کے متعلق فرمایا تھا کہ ایسی قوم بھی ظاہر ہونے والی ہے ایسے نئے اندازِ مخالفت بھی اب تمہیں نظر آئیں گے و تجعلون رزقکم انکم تکذبون پس

اِن تصویروں کو دیکھو اور سمجھو

کہ تم خود کیا بنتے چلے جا رہے ہو اور ہمیں کیا بناتے چلے جا رہے ہو؟ تم چاہتے ہو کہ ہمیں صفحۂ ہستی سے مٹا دو۔ لیکن ہم تو وہ نقوش نہیں ہیں جو ظاہر ہو جائیں تو پھر مٹا یا کرتے ہیں ایک عام دنیا کا شاعر کہتا ہے ؎ "ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما"

ہم ہی وہ خوبیاں ہیں کہ جریدۂ عالم پر ہمارے نقوش ثبت ہو گئے ہیں ہمارا دوام ثبت ہو گیا ہے تو پھر خدا کی قسم وہ قوم جس کے نقوش جریدہ قرآن پر نقش ہو چکے ہوں کون ہے دنیا میں جو اس قوم کے نقوش مٹا کے دکھا دے؟ ان نقوش کی زندگی کا قرآن ضامن ہو چکا ہے، ان کی بقاء کا قرآن ضامن ہو چکا ہے، ان کے دن بدن نئے شان کے ساتھ جلوہ گر ہونے کا قرآن کریم ضامن ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ نقوش تو بہر حال نہیں مٹیں گے تم دیکھو کہ تمہارے وہ نقوش تو نہیں جو قرآن کی گواہی کے مطابق ہمیشہ مٹا دیئے جایا کرتے ہیں اور صرف عبرت کے طور پر کھنڈرات کی صورت میں باقی قائم رکھے جایا کرتے ہیں۔ کاش تمہیں دیکھنے کے لئے نورِ بصیرت عطا ہو لیکن افسوس کہ اب جبکہ میں دکھا رہا ہوں یہ تصویریں کھلی کھلی۔ مجھے تو یقین نہیں کہ یہ دیکھیں گے اور پہچانیں گے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یہ تو فرمایا ہے کہ ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ نہیں فرمایا کہ ایک مومن سارے جہان کا آئینہ ہوتا ہے۔ مومن کا چہرے میں اسکی زبان سے اپنی تصویر کو دیکھنا اور سننا اور سمجھنا اسکی توفیق بھی مومن کو ہی چاہتی ہے۔ جس میں ایمان کی بصیرت ہو وہی دیکھ سکتا ہے۔ اس لئے تم عجیب بدنصیب لوگ ہو کہ ہمارے چہرے دیکھ کر اگر نہیں پہچان سکتے ہو اللہ والوں کے چہرے ہیں یہ جھوٹوں کے چہرے تمہیں ہیں۔ تم بدنصیب ہو کہ اپنے چہروں کو دیکھ کر بھی نہیں پہچان سکتے۔

تم نورِ بصیرت سے عاری ہو گئے ہو

لیکن ساری قوم نہیں، ایسے ائمۃ التکفیر ہیں جن کا یہ حال ہے۔ جہاں تک باقی قوم کا تعلق ہے یہی قرآن ہمیں خبر دیتا ہے کہ تمہیں بظاہر اندھیرا نظر آئے گا اور یوں معلوم ہوگا کہ سارا علاقہ اندھیرے کے قبضے میں جا چکا ہے۔ لیکن یاد رکھنا کہ وہ خدا جو اندھیروں کا خدا ہے وہ نور کا بھی خدا ہے وہ راتوں کے سینے پھاڑ کر ان میں سے نور کے سوتے نکال رہا کرتا ہے اس لئے اپنے رب سے دعاؤں میں کبھی مایوس نہ ہونا۔ اگر ائمۃ التکفیر کی تقدیر نہیں بدلنے والی کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ انہوں نے لازماً یہ حرکتیں کرنی ہیں اور ان کی تقدیر میں ان کی قسمت میں نورِ بصیرت ہے ہی نہیں تو ویسا ہی ہوگا۔ لیکن ساری قوم پر تم نے ہرگز یہ فتویٰ نہیں دینا کیونکہ ایسے لوگ پھر ان ہی میں سے پیدا ہوتے ہیں جو اپنے ظالم آباؤ اجداد کے اوپر لعنتیں بھیجنے والے ہوتے ہیں۔ وہ اندھیروں سے نور کی طرف حرکت کر کے نکل آتے ہیں اور وہ جو پہلے ان کے والدین لعنتیں بھیجا کرتے تھے ان پر وہ رحمتیں بھیجتے نہیں تھکتے اور روتے ہوئے ان کو بھی رحمتیں بھیجتے ہیں اور دعائیں کو بھی رحمتیں بھیجتے ہیں اور اپنے آباؤ اجداد پر جنہوں نے ان پاک لوگوں پر لعنتیں بھیجی تھیں ان پر پھر یہ لعنتیں بھیجتے ہیں اپنے منہ سے۔ یہ تقدیر ہے قوموں کی جو ہمیشہ جاری ہے جاری رہے گی۔ خدا کرے اور ہماری دعا یہی ہے کہ وہ جو خدا کی نظر میں لعنت کے مستحق ٹھہرتے ہیں وہ بہت ہی تھوڑے ہوں اور اللہ کی رحمت، اللہ کی ہدایت کا نور جلدی پھیلے اور جلدی وہ دن ظاہر ہو جو ہمارے لئے بشاشتوں کا دن ہوگا اور خوشخبریوں کا دن ہوگا اور فتح و ظفر اور نصرت کا دن ہوگا اور تسبیح کا دن ہوگا اور حمد کا دن ہوگا اپنی ذات کی بڑائی کا دن نہیں ہوگا بلکہ اللہ اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ذکر اور ان کی بڑائی کا دن ہوگا۔

مجلس انصار اللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع بقیہ صفحہ ۲

محتاج نہیں ہوتے۔ بس آپ ساری احمدیت کے نگران ہیں۔ آپ بلا امتیاز عمر احمدیت کے تمام نوجوانوں۔ بچوں اور مستورات کے نگران ہیں۔ حضور نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ کو ایک نہایت اہم ذمہ داری کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ اہم ذمہ داری غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنے سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ آپ نے دنیا کی تقدیر کو بدلنا ہے۔ یہ بہت ہی مشکل کام ہے جو آپ کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ خطاب کے آخر میں حضور نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ تبلیغ کے اس نہایت اہم فریضہ کی طرف پوری توجہ کا مظاہرہ کریں گے آج یہ فریضہ غیر معمولی توجہ کا متقاضی ہے۔

حضور نے اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام فرمایا۔ حضور کا خطاب انگریزی زبان میں ۵۰ منٹ تک جاری رہا اجتماع کے بارے میں اخبار جنگ اور وطن لندن نے اپنے شمارہ مورخہ ۶/۷ جولائی میں جو شائع کی دونوں روز کی کارروائی کی مختصر رپورٹ دونوں اخبارات نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۲/۱۳ جولائی ۱۹۸۵ء میں شائع کی۔

اجتماع میں برطانیہ کی ۲۳ مجالس کے ۲۷۱ اور بیرونی ممالک کے ۲۶ یعنی کل ۲۹۷ نمائندگان نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں پہلے دن ۲۶ اور دوسرے دن ۵۰ مستورات نے بھی بروایت پردہ کارروائی کو سماعت کی۔ ان کے لئے اسمبلی ہال میں سمعی اور بصری انتظامات کئے گئے تھے۔

اجتماع کیلئے انتظامیہ کمیٹی کے تمام شعبے خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری تندہی سے دورانِ اجتماع اپنے فرائض انجام دیتے رہے اللہ تعالیٰ تمام ناظمین شعبہ جات اور اُن کے رفقائے کار کو اجرِ عظیم عطا فرمائے آمین۔

پروگرام دورہ نمائندگان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برائے صوبہ جات جموں کشمیر، کیرالہ، آندھرا، کرناٹک

جملہ قائدین واراکین مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ جات جموں کشمیر، کیرالہ، آندھرا اور کرناٹک کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم عبدالحی صاحب معلم وقف جدید، مکرم سی ایچ عبدالرحمن صاحب اور مکرم سعادت اللہ صاحب بطور نمائندگان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تجنید وتشخیص بجٹ سال آئندہ پڑتال حسابات اور وصولی چندہ جات (چندہ ممبری چندہ اجتماع، چندہ تعمیر ایوان خدمت اور چندہ مشکوٰۃ) اور دیگر تنظیمی امور کی انجام دہی کیلئے مورخہ ٣٠/٨/٨٥ سے درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ شروع کر رہے ہیں۔

جملہ قائدین واراکین مجلس خدام الاحمدیہ، مبلغین ومعلمین کرام اور عہدیداران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی خدمات کو ملحوظ رکھتے ہوئے جملہ مجلسی امور کو بطریق احسن انجام دہی کے لئے نمائندگان مجلس مرکزیہ کے ساتھ تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پروگرام دورہ مکرم عبدالحی صاحب معلم وقف جدید برائے صوبہ جموں کشمیر

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
جموں	٣٠/٨/٨٥	٢	١/٩/٨٥	کوریل	٢٠/٩/٨٥	١	٢١/٩/٨٥
بڈھاؤں	١	٢	٣	آسنور	٢١	٢	٢٣
کالابن لوہارکہ	٣	٢	٥	رشی نگر	٢٣	٢	٢٥
چارکوٹ	٥	٢	٧	ماندوجن	٢٥	١	٢٦
شینندرہ	٧	١	٨	بیشہ وار مانلو	٢٦	٢	٢٨
درہ دلیاں	٨	١	٩	گاگرن صوفن نان	٢٨	١	٢٩
بھدرواہ	١٠	٢	١٢	یاری پورہ }			
سرینگر	١٣	٣	١٦	کاشپورہ }	٢٩	٢	١/١٠/٨٥
ارنہ گام ترکپورہ	١٦	١	١٧	چک ایمرچہ	١/١٠/٨٥	١	٢
سرینگر	١٧	١	١٨	نونہ مئی	٢	١	٣
ہاری پاریگام	١٨	١	١٩	ناصرآباد	٣	٢	٥
کھنہ بل بیج بہاڑہ	١٩	١	٢٠	شورت	٥	١	٦

پروگرام دورہ مکرم سی ایچ عبدالرحمن صاحب برائے صوبہ کیرالہ

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
وانی یمبلم	٣٠/٨/٨٥	١	٣١/٨/٨٥	کلکلم	١١/٩/٨٥	١	١٢/٩/٨٥
موریاکنی الانلور	٣١	١	٢/٩/٨٥	کیرولائی	١٢	١	١٣
منارگھاٹ پانگھاٹ	٢	١	٣	پتہ پیریم	١٣	١	١٤
پلی پورم	٣	١	٤	کوڈیاتھور	١٤	١	١٥
چیلاکرا	٤	١	٥	کالیکٹ	١٥	٢	١٧
چاواکاڈ	٥	١	٦	کوڈالی پنانور	١٨	١	١٩
آترا پورم	٦	١	٧	کینانور	١٩	٢	٢١
ارناکولم	٧	١	٨	پینگاڈی	٢١	٢	٢٣
آلپی	٨	١	٩	موگرال منجیشور	٢٣	١	٢٤
کروناگپلی	٩	٢	١١	مرکرہ	٢٤	٢	٢٦

پروگرام دورہ مکرم سعادت اللہ صاحب برائے آندھرا کرناٹک

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
سکندرآباد	٣٠/٨/٨٥	١	٣١/٨/٨٥	محبوب نگر	٢	١	٣
چندہ پور	٣١	١	١/٩/٨٥	وڈمان	٣	١	٤
شادنگر جڑچرلہ	١	١	٢	چنتہ کنٹہ	٤/٩/٨٥	٢	٦
٢٢ یادگیر	٦	٣	٩	دیودرگ	١٠	١	١١
تیاپور	٩	١	١٠	حیدرآباد	١١	-	-

ماہانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ بھارت

(جنوری تا جون ١٩٨٥ء)

● درج ذیل لجنات کی طرف سے ٥ یا ٦ ماہ کی رپورٹیں موصول ہوئیں:-
قادیان - دہلی - سکندرآباد - بنگلور - شموگہ - ساگر - کروناگپلی - شاہجہانپور امروہہ - کلکتہ - بھونیشور - کٹک - پنکال - کرڈاپلی - کیرنگ - محمودآباد کینندرا پاڑہ - سعیدآباد - چنچل گوڑا - ملک نما - ناصرآباد

● درج ذیل لجنات کی طرف سے ٣ یا ٤ ماہ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں:-
چنتہ کنٹہ - یادگیر - پینگاڈی - برہ پورہ - خانپور ملکی - بھدرک - ارکھ پنہ - سورو پنھہ - موتی ہاری - کانپور - ہبلی - مرادنگر - بنجارہ ہلز - لال ٹیکری - رودڑ کیلا

● درج ذیل لجنات کی طرف سے ایا دو ماہ کی رپورٹیں ملی ہیں:-
جڑچرلہ - ظہیرآباد - دیودرگ - مدراس میلاپالیم - کوڈالی - بکال کولم جمشیدپور موسٰی بنی مائینز - گوٹا پور - مانکاگوڑا - تاراکوٹ - شورت - چارکوٹ

● درج ذیل لجنات کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی:-
وڈمان - سوربہ - تیماپور - کینانور - کالیکٹ - مرکرہ - موگرال چیلاکرہ آترا پرم - ساونتھواڑی - اودے پور کٹیا - بھاگلپور - مونگھیر - بریشہ کیرا - کوسمبی - سرونیاگاؤں - غنچہ پاڑہ - نرگاؤں - اسلام آباد - آسنور - اندورا - ماندوجن - چک ایمرچہ -

ماہانہ رپورٹ ناصرات الاحمدیہ بھارت جنوری تا جون ٨٥ء

● جن ناصرات کی طرف سے ٥ یا ٦ ماہ کی رپورٹ ملی ان کے نام یہ ہیں:-
قادیان - سکندرآباد - شموگہ - کٹک -

● جن ناصرات کی طرف سے ٣ یا ٤ ماہ کی رپورٹ ملی
شاہجہانپور - خانپور ملکی - کیرنگ - سورہ - سعیدآباد - مرادنگر - لال ٹیکری

● جن ناصرات کی طرف سے ایا ٢ ماہ کی رپورٹ ملی۔
دہلی - جڑچرلہ - بنگلور - یادگیر - مدراس محمودآباد - کینندرا پاڑہ - قاضی پورہ چنچل گوڑہ -

● جن ناصرات کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔
چنتہ کنٹہ - سوربہ - تیاپور - ہبلی - پینگاڈی - مرکرہ - مسکرا - برہ پورہ موتی ہاری - موسٰی بنی مائینز - مونگھیر - کوڈاپلی - مانکاگوڑا - بھدرک - سرینگر اسلام آباد - یاری پورہ

نوٹ:- ماہ ستمبر میں لجنات دی گئی ہدایات کے مطابق اپنی ماہانہ رپورٹ بھجوائیں

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ولادت

مکرم طاہر احمد صاحب عارف مقیم نئی دہلی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ١٣/٥/٨٥ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم ان کی درخواست پر تقریباً دو ماہ قبل نومولود کا نام "اشفاق احمد طاہر" تجویز فرمایا تھا۔ عزیز نومولود مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد کا پوتا اور مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر و سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی صحت وسلامتی اور نیک وصالح بننے کی درخواست ہے۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے شکرانہ فنڈ میں، دس روپے صدقہ میں اور دس روپے اعانہ مدات میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (ایڈیٹر)

حال ہے۔ خبر دینے والے نے کہا کہ تمہارا بھائی بھی شہید ہو گیا ہے پھر اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو اسے یہ جواب ملا کہ تیرا خاوند بھی شہید ہو گیا ہے۔ اس نے اپنی بے چینی کو ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ میں تم سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کرتی ہوں۔ اس پر جب اسے اشارہ کر کے بتایا گیا کہ رحمۃ للعالمین خیریت سے ہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ مجھے دکھاؤ وہ کہاں ہیں۔ جب اس سے کہا گیا کہ آگے چلی جاؤ وہ آگے کھڑے ہیں تو وہ عورت دوڑ کر آپ تک پہنچی اور آپ کے دامن کو پکڑ کر بولی۔

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰه
لَا أُبَالِي إِذْ سَلِمْتَ مِنْ عَطَب

یعنی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جب آپ سلامت ہیں تو کوئی مرے مجھے پروا نہیں۔

پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہداء اُحد کو دفن کر کے مدینہ لوٹے تو مدینہ کے قریب سعد بن معاذ کی بوڑھی ماں آتی ہوئی ملی۔ اس کا ایک بیٹا عمرو بن معاذ شہید ہو گیا تھا اس نے اپنی بجھی بجھی کمزور آنکھوں سے اِدھر اُدھر دیکھا کہ کہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل نظر آ جائے۔ آخر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اور خوش ہو گئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا مائی مجھے تمہارے بیٹے کی شہادت پر تم سے ہمدردی ہے اس پر اس نیک عورت نے کہا حضور جب میں نے آپ کو سلامت دیکھ لیا تو سمجھو کہ میں نے مصیبت کو بھون کر کھا لیا۔ کیا عجیب محاورہ ہے۔ محبت اور فدائیت کے کتنے گہرے جذبات پر دلالت کرتا ہے۔ غم انسان کو کھا جاتا ہے مگر وہ عورت جس کے بڑھاپے میں اس کا عصائے پیری ٹوٹ گیا کس بہادری سے کہتی ہے کہ میرے بیٹے کے غم نے مجھے کیا کھانا ہے جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو میں اس غم کو کھا جاؤں گی۔

پھر جنگِ اُحد کا ہی واقعہ ہے کہ لڑائی کے میدان میں جب مسلمانوں پر نازک وقت آیا تو ایک خاتون جن کا نام اُمِّ عمارہ تھا اور جو لڑائی کے میدان میں موجود تھیں۔ رسول خدا کو دشمنوں کے نرغے میں دیکھ کر بے تاب ہو گئیں اور باوجود نسوانی کمزوری کے رسولِ خدا کے پاس پہنچ گئیں اور تیر اور تلوار سے جنگ کرنے لگیں یہاں تک کہ زخمی ہو گئیں۔

الغرض حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والی عورتوں نے اپنا سب کچھ آپ کے قدموں میں ڈال دیا تھا اور وہ اس طرح سے آپ پر قربان اور نثار تھیں کہ تاریخ مثال پیش کرنے سے قاصر ہے ایسی بے نظیر فدائیت اور ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت اور الفت کی مثال دنیا کے سامنے پیش کی کہ عقل انسانی حیران ہو جاتی ہے، باپ، بھائی خاوند اور بیٹے کے چلے جانے اور ان کی جدائی کا کوئی غم نہیں مگر کچھ فکر ہے تو صرف یہ کہ رسولِ خدا کیسے ہیں! لڑائی کے میدان میں رسول خدا کی حفاظت کے لئے اپنی کمزوری اور ضعف کو بالائے طاق رکھ کر کود جانا اور زخموں سے چور چور ہو جانا منظور ہے مگر رسول خدا کی ذرا بھی تکلیف برداشت نہیں۔

ذہن میں بار بار یہ سوال اٹھتا ہے کہ آخر وہ کون سی چیز تھی جس نے آپ پر ایمان لانے والی عورتوں میں ایسی بے مثال فداکاری کی کیفیت پیدا کر دی تھی تو بالآخر عقلِ سلیم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ محسنِ اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ حسنِ سلوک ہی تھا جس نے مسلمان مردوں کے علاوہ مسلمان عورتوں کو بھی اپنا گرویدہ اور فدائی بنا لیا تھا۔ (باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آٹھواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں

سالانہ اجتماع

اور

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی و اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے آٹھویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نیز صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اگلے دو سال یعنی ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی بھی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

حضور پرنور کی منظوری کے مطابق ہمارا یہ سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ ر اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، ہفتہ و اتوار کو منعقد ہوگا۔ اور انشاء اللہ اسی موقعہ پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب بھی عمل میں آئیگا قائدین کرام نہ صرف خود اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ واضح ہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فی صد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

● ـ صدر مجلس کے انتخاب اور مجلس شوریٰ کے اراکین مجالس کی نمائندگی کے قواعد حسبِ ذیل ہیں۔ مجالس انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے نمائندگان بھجوائیں۔

۱ ـ صدر مجلس کا انتخاب مجلس شوریٰ کرے گی (قاعدہ نمبر ۳۹)

۲ ـ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔ (قاعدہ نمبر ۴۱)

۳ ـ صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ مرکزی رہائش رکھتا ہو۔ (قاعدہ نمبر ۵۶ الف)

۴ ـ صدر مجلس کے لئے صرف ایسے خدام کا نام پیش کیا جا سکے گا جن کی مجلس میں رکنیت کی میعاد قواعد کی رو سے صدارت کی میعاد سے قبل ختم نہ ہو (قاعدہ نمبر ۵۶ ب)

۵ ـ صدر کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس ہی میں نام پیش کئے جائیں گے۔ اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی۔ اس طرح ہر نمائندے کو تین ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ قاعدہ نمبر ۵۷ (اس کی مزید وضاحت موقع پر کر دی جائے گی۔ جملہ مجالس بھی اپنی مجالس میں مشورہ کر کے تین نام تجویز کر کے نمائندگان کو بتا کر بھجوائیں۔

۶ ـ منتخب شدہ نام حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آخری فیصلہ و منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (قاعدہ نمبر ۵۸)

۷ ـ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوگا۔ اور ان کے متواتر منتخب ہونے پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ (قاعدہ نمبر ۶۲)

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ٹیلیگرافک ایڈریس

تمام جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان کا ٹیلیگرافک اڈریس

DARULAMAAN-QADIAN.

رجسٹر کروا دیا گیا ہے۔ لہٰذا آئندہ ٹیلیگرام دیتے وقت اس مختصر ایڈریس کا استعمال کریں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ولادتیں

(۱) ـ مورخہ ۸۵-۸-۹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیز نصیر الدین قمر سلمہٗ کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "طاہرہ نصیر" تجویز فرمایا ہے اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے قارئین سے نومولودہ کی صحت و سلامتی اور نیک صالحہ و خادمہ دین ہونے کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

(خاکسار مستری محمد دین درویش قادیان)

(۲) ـ مکرم برادرم وسیم احمد صاحب فریدی لیکچرار علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ہاں مورخہ ۱۴ ر جولائی ۸۵ء کو پہلا لڑکا تولد ہوا ہے۔ الحمد للہ نومولود مکرم ماسٹر محمد نثار احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم سید محی الدین صاحب مرحوم ایڈوکیٹ رانچی کا نواسہ ہے خوشی کے اس موقعہ پر بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے نومولود کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(خاکسار: محمد عمر تیماپوری مبلغ سلسلہ اناریسی)

قسط سوم

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عورتوں سے حسنِ سلوک

تقریر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ
بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء

علاوہ ازیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت پر ہونے والے مظالم کا انسداد فرماتے ہوئے یہ بھی اعلان فرمایا کہ عورت مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ اور دینی انعامات بھی وہ ہر قسم کے پا سکتی ہے۔ مرنے کے بعد بھی وہ اعلیٰ درجہ کے انعامات پائے گی اور اس دنیا میں بھی حکومت کے مختلف شعبوں میں حصہ لے سکتی ہے اور اس صورت میں اس کے حقوق کا دنیا میں خیال رکھا جائے گا جس طرح کہ مردوں کے حقوق کا۔ اور اسلامی معاشرہ میں عورت کی جتنی سب حیثیتیں ہیں سب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم و تعامل سے بلند ترین احترام قائم فرمایا ہے جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا کے تمام اقوام و مذاہب قاصر ہیں۔ یہ وہ تعلیم ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت دی جبکہ اس کے بالکل برعکس خیالات دنیا میں رائج تھے مگر دنیا نے عورت کے تعلق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بے مثال حسنِ سلوک کی تعلیم کو ظلم قرار دیا۔ طرح طرح کے اس پر اعتراضات کئے۔ مگر چودہ سو سال کی مخالفت کے بعد بیسویں صدی میں وہ ممالک جو اسلام کے مخالف ہیں آہستہ آہستہ اس تعلیم کو قانونی شکل میں اپنے ملکوں میں نافذ کر رہے ہیں۔ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوص میں فتح مبین ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ

پھر جب ہم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو آپ کو اپنی والدہ اور بیویوں اور اپنی بیٹی کے علاوہ تمام عورتوں سے قطع نظر اس کے کہ وہ آپ پر ایمان لائی تھیں یا نہیں حسنِ سلوک کے بلند ترین مقام پر پاتے ہیں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے بعد شروع شروع میں آپ کو آپ کی والدہ اور ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ پھر عرب کے دستور کے مطابق آپ کی رضاعت مستقل طور پر حلیمہ کے سپرد ہو گئی جو ہوازن کے قبیلہ بنی سعد کی ایک خاتون تھی قریباً پانچ سال کی عمر تک آپ حلیمہ کے پاس رہے۔ حلیمہ آپ کو بہت عزیز رکھتی تھی۔ اس کے بعد آپ اپنی والدہ کی کفالت میں آگئے جبکہ آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ بھی اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئیں اور مقام ابواء میں دفن کی گئیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ نبوت میں جب مقام ابواء سے گزرے تو اپنی والدہ کی قبر پر بھی تشریف لے گئے اور رو پڑے صحابہ نے بھی جب یہ نظارہ دیکھا تو وہ بھی رو پڑے۔ والدہ کی محبت نے آپ کے قلب اطہر پر بہت گہرا اثر ڈالا جسے آپ نے کبھی نہیں بھلایا۔

ثویبہ جسے چند روز آپ کو دودھ پلانے کا شرف حاصل تھا اسے بھی رحمۃ للعالمین کبھی نہیں بھولے۔ جب تک وہ زندہ رہی آپ ہمیشہ اسکی مدد فرماتے رہے اور اس کے مرنے کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا اس کا کوئی رشتہ دار ہے تا ثویبہ کی نسبت سے اس کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے تو معلوم ہوا کہ کوئی نہیں ہے۔

پھر ثویبہ کے بعد حلیمہ کی پانچ سالہ خدمت کوئی معمولی خدمت نہ تھی اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو چھوٹی سے چھوٹی خدمت کو بھی فراموش نہیں کرتے تھے۔ آپ عمر بھر حلیمہ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے رہے۔ چنانچہ ملک میں ایک بار قحط پڑا اور حلیمہ مکہ میں آئی تو آپ نے اسے ۴۰ بکریاں اور ایک اونٹ عطا فرمایا۔ زمانہ نبوت میں وہ ایک دفعہ مکہ میں آئی تو آپ اُسے دیکھتے ہی میری ماں، میری ماں کہتے تعظیماً اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے اوپر کی چادر اُتار کر اس کے لئے بچھا دیا۔ پھر جنگ حنین میں ہوازن کے چھ ہزار قیدی پکڑے گئے تو آپ نے اسی رشتہ کی خاطر ان سب کو آزاد کر دیا اور کوئی فدیہ نہ لیا اور اپنی رضاعی بہن کو جو ان قیدیوں میں آئی تھی انعام سے مالا مال کر کے واپس کیا۔

پھر جب ہم اپنے آقا و مطاع سید المرسلین و خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کی خدمات کا جائزہ لیتے ہیں تو ایسا بے نظیر نمونہ پاتے ہیں کہ جس کی مثال تاریخِ عالم میں نہیں ملتی۔

خود ازواج مطہرات کی شہادت اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ اَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کی شہادت کہ کان خلقہ القرآن اور حضرت ام سلمیٰؓ کا اپنی وفات سے قبل یہ فرمانا کہ مجھے دفن کرتے وقت میرا جوا اس خیمے کی طرف کیا جائے جہاں میں اپنے نکاح کے بعد آنحضور کی خدمت میں پیش کی گئی تھی، یہ آپ کے حسنِ سلوک پر زبردست شہادتیں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سب سے پہلی بیوی جو عمر میں آپ سے ۱۵ سال بڑی تھیں ان کے ساتھ جس رنگ میں حسنِ سلوک فرمایا اور اُن کی وفات کے بعد ان کے متعلقین و عزیز و اقارب کے ساتھ میں جس رنگ میں حسنِ سلوک کو جاری رکھا کہ جس سے متاثر ہو کر باوجود ان کی وفات کے حضرت عائشہؓ کو رشک آجاتا اور ہمیشہ اس کا اظہار بھی فرماتی رہیں۔

پھر ایک مرتبہ کسی نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر میں کیا معمول ہے؟

اِنَّھَا سُئِلَتْ مَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَاکَانَ یَصْنَعُ فِی بَیْتِہٖ قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِھْنَۃِ اَھْلِہٖ تَعْنِیْ فِیْ خِدْمَۃِ اَھْلِہٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔ کہ آپ اپنی اہل کی خدمت کرتے تھے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے جس قدر محبت اور دلداری کا سلوک تھا وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ آپ حتی الوسع اپنی بیویوں کے احساسات اور جذبات کا بہت خیال رکھتے تھے چنانچہ ایک دفعہ آپ نے حضرت عائشہؓ کو جو نو عمر تھیں ایک کھیل خود اپنے اوٹ میں کھڑا کر کے دکھلایا اور آپ وہاں سے اس وقت تک نہ ہٹے جب تک کہ وہ خود سیر ہو کر ہٹ نہ گئیں۔ اسی طرح آپ حضرت عائشہؓ کے ساتھ دو مرتبہ دوڑنے کا مقابلہ کیا۔ دوسری بار جب آپ حضرت عائشہؓ سے آگے نکل گئے تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا ھٰذِہٖ بِتِلْکَ یعنی لو عائشہ اب وہ پہلی بار کا بدلہ اُتر گیا ـــــ پھر حضرت عائشہؓ جبکہ چھوٹی عمر کی تھیں تو آپ نے ان کی پَروں والی گڑیاں طاق میں رکھی دیکھ کر فرمایا عائشہ! گڑیاں کے بھی پَر ہوتے ہیں۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضرت سلیمان کے گھوڑے کے پروں کا جو ذکر آیا ہے۔ اس پر آپ کھِل کھلا کر ہنس پڑے۔

پھر بیٹیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہمارے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسوہ حسنہ بھی ہمارے سامنے رکھا۔ چنانچہ آپ اپنی صاحبزادی فاطمۃ الزہراؓ کے ساتھ جس شفقت اور محبت سے پیش آتے وہ کسی پر مخفی نہیں جس وقت آپ تشریف لاتیں تو رحمۃ للعالمین خود ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے اور ان کی خیر و عافیت دریافت فرماتے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لطف و کرم اور حسنِ سلوک جسکی ایک جھلک آپ حضرات کے سامنے پیش کیا گیا یہ ان عورتوں کے ساتھ تھا جو گھر کے اندر تھیں اور گھر سے باہر اپنے ماننے والیوں کے ساتھ آپ نے جو حسنِ سلوک فرمایا وہ بھی آپ کے جذبۂ رحم کی بولتی ہوئی تصویر ہے۔ آپ کے حسنِ سلوک کا ہی نتیجہ تھا کہ صحابیات آپ پر جان نثار کرتی تھیں آپ کے مقابلہ میں وہ اپنے عزیزوں کو ہیچ سمجھتی تھیں۔ آپ کی معمولی سی تکلیف سے بھی وہ بے چین و بے قرار ہو جاتی تھیں چنانچہ ـــــ

جنگ اُحد میں چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت اور اسلامی لشکر کی پراگندگی کی خبر پہنچ چکی تھی اور کفار نے اسے بہت شہرت دی تھی اس لئے مدینہ میں صحابہ کے گھروں میں کہرام مچا ہوا تھا۔ مسلمان عورتیں اور بچے دیوانہ وار آگے بڑھتے ہوئے اُحد کی طرف دوڑے جا رہے تھے اور ادھر اسلامی لشکر مدینہ کی طرف واپس لوٹ رہا تھا۔ بنو دینار قبیلہ کی ایک عورت دیوانہ وار آگے بڑھتے ہوئے اُحد تک جا پہنچی۔ اس عورت کا خاوند اور بھائی اور باپ اُحد میں مارے گئے تھے اور بعض روایتوں میں ہے کہ اس کا بیٹا بھی مارا گیا تھا۔ جب لوگوں نے اُسے خبر دی کہ تمہارا باپ شہید ہو گیا ہے تو اس نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا

دُعائے مغفرت

(۱) :- ہمارے درویش مکرم مولوی محمد ایوب صاحب بٹ سابق مبلغ کی والدہ محترمہ مورخہ ۲۷ جون ۱۹۸۵ء کو بوقت شام اپنی چھوٹی بیٹی کے گھر اسلام آباد پاکستان میں بعمر ۸۵ سال وفات پاگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ نیک، صالحہ پابند صوم و صلوٰۃ تہجد گزار اور دُعا گو خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کی عمدہ تربیت کی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ قارئین بدر سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

(۲) :- مالابار کے ابتدائی احمدیوں میں سے ایک بزرگ حضرت مولانا محی الدین کُٹی صاحب کی بیٹی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مایہ ناز مبلغ محترم مولانا عبد اللہ صاحب فاضل کی ہمشیرہ محترمہ بی۔ کُنجی آمنہ صاحبہ ایک مختصر علالت کے بعد بعمر ۸۶ سال مورخہ ۲۸/۶/۸۵ کو بمقام پینگاڈی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ قادیان کے ایک درویش مکرم فخر الدین صاحب مالاباری مرحوم کی زوجہ اوّل تھیں۔ نہایت پاک باطن۔ متقیہ اور صوم و صلوٰۃ کی پابند اس مرحومہ خاتون نے اپنے تمام افراد خاندان کو ہمیشہ اپنی ہی نہج پر چلانے کی کوشش کی اور بفضلہ تعالیٰ اس کوشش میں انہیں بہت کامیابی حاصل ہوئی۔ اس وقت ان کی اولاد (بیٹے بیٹیاں پوتے پوتیاں نواسے نواسی۔ پڑنواسے وغیرہ ملاکر) اللہ تعالیٰ کے فضل سے یکصد سے تجاوز کر چکی ہے۔ جو سب کی سب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخلص خادم اور فدائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات سے نوازے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ این کُنجی احمد سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ پینگاڈی

(۳) :- افسوس! جماعت احمدیہ مانلو۔ شوپیاں (کشمیر) کے ایک نہایت ہی مخلص بزرگ مکرم ماسٹر غلام محمد خان صاحب مورخہ ۶، ۷ جولائی ۸۵ء کی درمیانی رات کو اس دار فانی سے چل بسے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کے ذریعہ سے ہی اس علاقے میں احمدیت پھیلی۔ مرحوم اپنے پیچھے اپنی اہلیہ کو بڑی بے سرو سامانی کی حالت میں چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کی پانچ لڑکیاں ہیں اور کوئی اولاد نرینہ نہیں۔

خاکسار۔ الطاف احمد شاہ سکنہ میتہ واڑ شوپیاں کشمیر

(۴) :- افسوس! محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیندرا پاڑہ مورخہ ۱۰/۷/۸۵ کو اس دُنیائے فانی سے رحلت فرماگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترمہ موصیہ تھیں۔ اور منکسر المزاج، پابند صوم و صلوٰۃ خاتون تھیں۔ آپ نے ۳½ سال تک مقامی لجنہ کی صدر کی حیثیت میں اپنے مفوضہ فرائض خوش اسلوبی کے ساتھ سر انجام دیئے۔ اسی روز رات ۱۰½ بجے مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مرحومہ کو کیندرا پاڑہ میں ہی سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

مورخہ ۲۰/۷/۸۵ کو مسجد احمدیہ میں لجنہ اماء کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مرحومہ کی وفات پر گہرے دُکھ اور صدمے کا اظہار کیا گیا۔

خاکسار۔ مہر النساء جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کیندرا پاڑہ۔

درخواست دعا:- مکرم محمد تقی صاحب آف سودا اطلاع دیتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد امام صاحب مرحوم بنگلور کی پوتی عزیزہ رقیہ بنت مکرم مسعود احمد صاحب مرحوم کو راستے چلتے ہوئے ایک غیر مسلم لڑکے نے پتھر مارا جس سے عزیزہ کی آنکھ کی پتلی کٹ گئی کا ہونا آنکھوں کے ہسپتال میں ۱۲/۸/۸۵ کو اپریشن ہونا تھا۔ بچی کی بینائی قائم رہنے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

تحریک قیام نئے مراکز

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری فرمودہ بابرکت تحریک بسلسلہ قیام "یورپ میں دو نئے مراکز" میں حصہ لینے کے لئے نظارت بیت المال آمد قادیان کیطرف سے جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اور یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ افراد جماعت کی کثیر تعداد نے اس بابرکت تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اور اپنے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی بھی کر دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس کی ایک رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہونے پر حضور نے اظہارِ خوشنودی کا فرماتے ہوئے ان خوش نصیب بھائیوں۔ بہنوں اور عزیزان کے لئے دُعا بھی فرمائی ہے۔ فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ ہر قربانی کرنے والے کے اخلاص۔ ایمان۔ اموال اور خوشیوں میں بہت برکتیں ڈالے اور اپنے بے شمار فضلوں کا وارث بنائے۔ ہر ایک کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام پہنچا دیں۔ جزاہم اللہ"

اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا محبت اور دُعاؤں سے معمور یہ پیغام اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے والے مخلصین کی خدمت میں بھجواتے ہوئے درخواست ہے کہ چونکہ یہ تحریک صرف دسمبر ۱۹۸۵ء تک کے لئے ہے۔ لہٰذا جن افراد جماعت کے ذمہ بقایا قابل ادا ہے تو وہ اپنے ذمہ بقایا رقم کی جلد از جلد ادائیگی کر کے حضور کی دُعاؤں کے وارث بنیں۔ اور جن مخلصین جماعت نے اس بابرکت تحریک میں تاحال حصہ نہیں لیا ہے وہ اپنے وعدہ کے ساتھ ہی سو فیصدی ادائیگی کر کے حضور کی دُعاؤں سے فیضیاب ہوں۔ کیونکہ وقت بہت کم ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس بابرکت تحریک میں ہماری احمدی بہنوں اور بچیوں (لجنات اور ناصرات الاحمدیہ) نے غیر معمولی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ نقدی کے علاوہ زیورات کی شکل میں بھی مالی قربانی کی ایک مثال قائم کی ہے۔ جو جماعت کے لئے باعثِ فخر ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ افراد جماعت کو اپنے بے شمار افضال و انعامات سے نوازے اور خدمتِ سلسلہ کے لئے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیطرف سے جاری فرمودہ ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

سالانہ رپورٹ کارگزاری

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اُن کی سالانہ رپورٹ کارگزاری کسی بھی صورت میں ۲۵ تبوک (ستمبر) ۱۳۶۴ ہش سے پہلے پہلے دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اس تاریخ کے بعد ملنے والی رپورٹوں کو سالانہ اجتماع ۱۹۸۵ء کے موقعہ پر موازنہ مجالس میں شامل کیا جانا ممکن نہیں ہوگا۔ اُمید ہے جملہ قائدین کرام اس امر کو بطور خاص ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی پابندی فرمائیں گے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ نمائندگان تحریک جدید

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات، اکناف عالم میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی خاطر تحریک جدید کی اہمیت اور وقت کے اہم تقاضا کے پیش نظر چندہ تحریک جدید میں نمایاں اور معیاری اضافہ لازمی ہے ایک موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

"دنیا کے تمام ممالک میں تحریک جدید کے چندہ میں معتدبہ اضافہ ہوا۔ بلکہ بعض ممالک میں یہ چندہ پہلے سے پانچ چھ گنا ہو گیا ہے۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہندوستان میں اس چندہ میں اسی قسم کا اضافہ نہ ہو"

الغرض اضافہ اور وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے نمائندگان تحریک جدید حسب ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ نمایاں اور معیاری اضافہ سے چندہ تحریک جدید ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

پروگرام دورہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب گجراتی نائب وکیل المال تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام		نام جماعت	رسیدگی	قیام
موگرال منیھشور	۴ ۹/۸۵	۱		کالیکٹ	۲۳ ۹/۸۵	۱
مرکرہ	۵	۱		پلی پورم	۲۴	۱
کوڈالی	۶	۱		موزلی پوترہ	۲۵	۱
کیننانور	۷	۱		آئرا پورم	۲۶	۱
کڈلائی	۸	۱		ارنا کولم	۲۷	۱
پینگاڈی	۹	۲		آلپی	۲۸	۱
ٹیلچیری	۱۱	۱		کوئیلون	۲۹	۱
کالیکٹ	۱۲	۳		کردناگاپلی، آدی ناڈ	۳۰	۳
پتہ پیریم	۱۵	۱		ٹوٹی کورین، ستان کولم	۲ ۱۰/	۱
دانیمبلم	۱۶	۱		شنکرن کوئل، کوٹار	۴ ۱۰/	۱
کالکولم	۱۷	۱		میلا پالیم	۵	۱
کمرولائی	۱۸	۱		مدراس	۶	۴
الانلور	۱۹	۱		قادیان	۱۲ ۱۰/۸۵	-
ہوریاکنی	۲۰	۱				
منارگھاٹ	۲۱	۱				
کوڈیا تمیور	۲۲	۱				

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام		نام جماعت	رسیدگی	قیام
بریلی	۱۳ ۹/۸۵	۱		بھاگلپور	۲۵ ۹/۸۵	۱
شاہجہانپور	۱۴	۲		برہ پورہ	۲۶	۱
لکھنؤ	۱۶	۱		پاکوڑ	۲۷	۱
آرہ	۱۷	۱		خانپور ملکی	۲۸	۱
پٹنہ	۱۸	۱		بلاری	۲۹	۱
اندل	۱۹	۱		مونگھیر	۳۰	۱
گیا	۲۰	۱		ترانجی سملیہ	۱ ۱۰/	۱
بتھولی	۲۱	۱		سمڈیگا	۲ ۱۰/	۱
موتی ہاری	۲۲	۱		جمشید پور	۴	۱
پیرکھو پٹی	۲۳	۱		موسلی بنی	۵	۵
مظفرپور	۲۴	۱		گھوگھنڈار	۱۰ ۱۰/۸۵	

پروگرام دورہ مکرم عبد الوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام		نام جماعت	رسیدگی	قیام
قادیان	-	-		چودوار	۲۶ ۹/۸۵	۱
سورو	۲ ۹/۸۵	۲		سرلو۔ پارادیپ	۲۷	۲
بھدراک	۴	۳		بھوبنیشور۔ چندنپڈا نیالی	۲۹	۳
تاراکوٹ۔ بلدی پدا	۷	۲		خوردہ۔ جٹنی۔ جانلہ	۲ ۱۰/	۱
کٹک	۹	۱		کیرنگ	۴	۵
سونگھڑہ	۱۰	۳		نرگاؤں	۹	۱
کیندرا پاڑہ	۱۳	۱		مانیکا گوڑہ	۱۰	۱
کرڈا پلی	۱۴	۳		نیاگڑھ	۱۱	۱
پنکال	۱۷	۲		پوری	۱۲	۱
کوٹ پتّہ	۱۹	۱		کٹک	۱۳	۱
ارکھ پٹنہ	۲۰	۱		کلکتہ	۱۴	۱
تالبرکوٹ	۲۱	۱		مضافات کلکتہ	۱۵ ۱۰/	۱۰
غنچہ پاڑہ	۲۲	۱		قادیان	۲۷ ۱۰/۸۵	-
کٹک	۲۳	۳		-		-

ضروری اعلان

کرائے

سالانہ اجتماع لجنات بھارت

لجنات اماء اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ اکتوبر کو منعقد کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس لئے جملہ لجنات مقامی طور پر ان تاریخوں میں مقررشدہ پروگرام کے تحت سالانہ اجتماع منعقد کریں۔ جو لجنات ایک دن اپنا پروگرام رکھیں وہ ان تینوں دنوں میں سے اپنا دن معین کریں۔ بعد اجتماع تفصیلی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اعلان

امریکہ میں ایک پرانے احمدی خاندان کے مخلص دوست جو وہاں کے مستقل شہری ہیں بطور پوتے کے ایک بچہ کو گود میں لینا چاہتے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے کے ہاں اولاد نہیں اور بظاہر اولاد ہونے کی اُمید بھی نہیں بچے کی عمر دو سال تک ہونی چاہئیے۔ رنگ صاف اور صحت مند ہو ناضروری ہے۔

جو دوست اس امر پر راضی ہوں وہ جماعت کے صدر یا امیر صاحب کی معرفت اپنی پیشکش عزیز کی تاریخ ولادت اور فوٹو کے ساتھ میرے نام رجسٹری کر دیں۔ دُعا و استخارہ کرنے کے بعد۔

یہ دوست قادیان بھی آئے تھے اور اس دفعہ لندن کانفرنس میں بھی امریکہ سے آکر شریک ہوئے تھے۔

مرزا وسیم احمد
امیر مقامی قادیان

درخواست دُعا:— خاکسار کی والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور چھوٹے بھائیوں کے کاروبار میں برکت و ترقی جملہ پریشانیوں کی دوری کے لئے نیز بہنوی مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب تیجا پوری جو کہ ملازمت کی بحالی کے سلسلہ میں مقدمہ جیت چکے ہیں جلد بحالی ملازمت کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"
(فتح اسلام - تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش
لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵-۲-۱۸
معظم جاہی مارکیٹ
حیدرآباد ۵۰۰۰۰۱

یا تو وہ عالی مکاں تھے زینت و زیب جلوس / یا ہوئے اک ڈھیر اینٹوں کے پُراز گرد و غبار
جی - ایم الیکٹرک ورکس بمبئی
خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-
● الیکٹریکل انجینئرس ● لائسنس کنٹریکٹرس ● الیکٹریکل ورکنگ ● موٹر وائنڈنگ
GHULAM MAHMOOD RAICHURI
C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA,
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI, (WEST)
574108
629389
ٹیلیفون
BOMBAY - 58.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبر
آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر۔
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں !!
AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS.
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI - 571201
PHONE: OFFICE :- 800
RESI :- 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8

ریگزین۔ فوم۔ چمڑہ۔ جنس۔ اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس، منی پرس، پاسپورٹ کور اور جملہ
کے مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلے کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵- نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۴۳۴۱۶

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ:- کرشن اگر، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ، جیوان ڈیلیرز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔

احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)	گڈلک الیکٹرانکس انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"

(کشتی نوح)

پیشکش:- ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE -670001

H.O. PAYANGADI -670303. (KERALA)

PHONE:- PAYANGADI -12. CANNANORE:- 4498.

حیدر آباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ۳۱)

ٹیلیگرام "ALLIED"   فون نمبر:- 42916

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشٹ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہونس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۲۰/۴/۲ متصل کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے!"

(کشتی نوح)

NMR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

مضبوط اور دیدہ زیب ہائی پرشیٹ، ہوائی چپل، ہیئر ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!!